ماہنامہ

اردو/ English

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

www.ahlesunnat.info

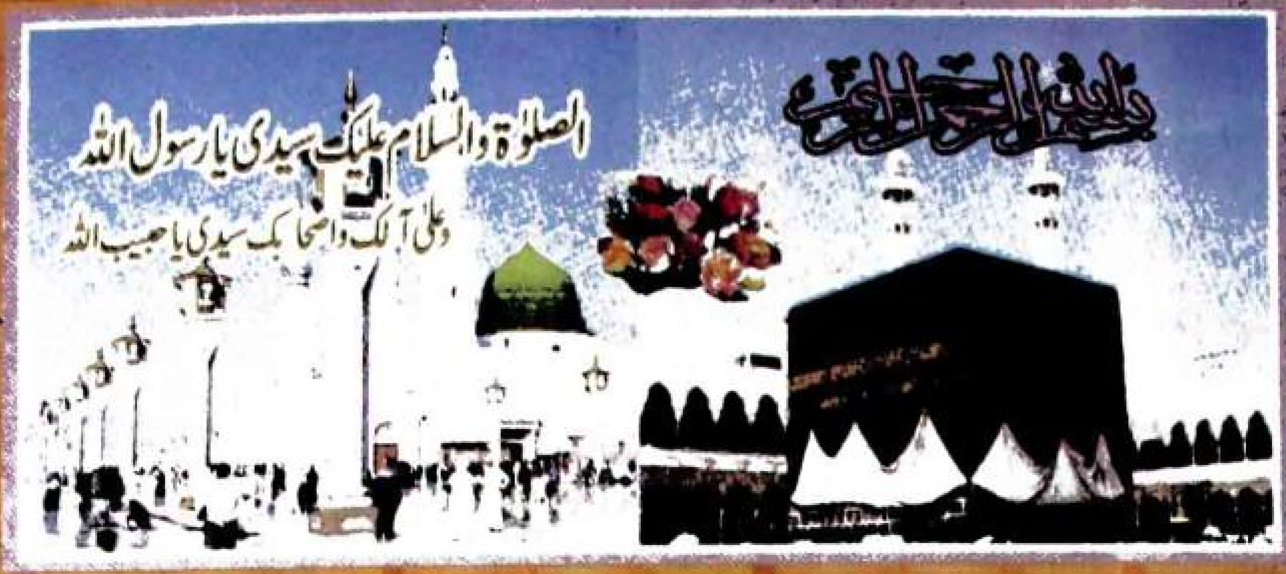

زیر سرپرستی: پیشوائے اہلسنت استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

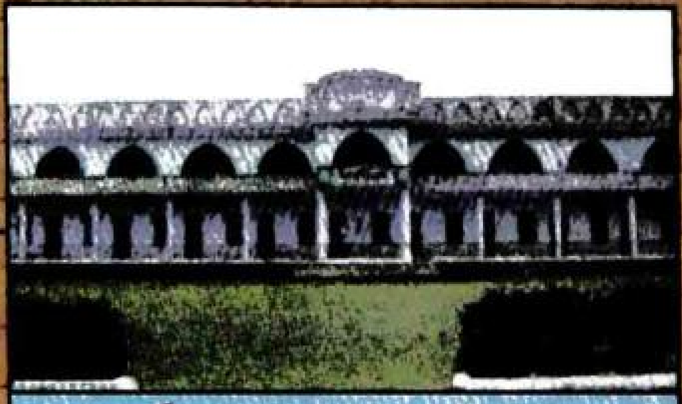
جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

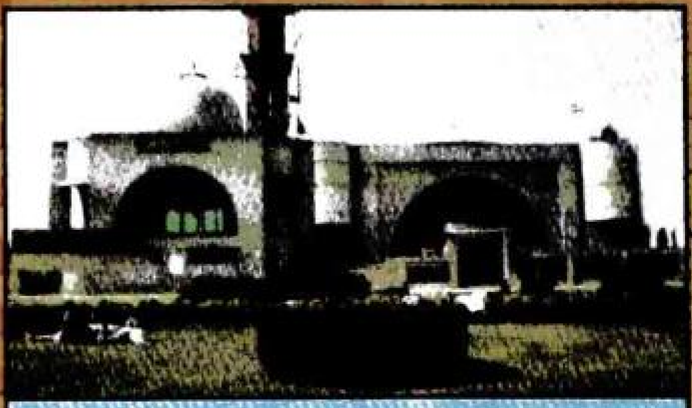
جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

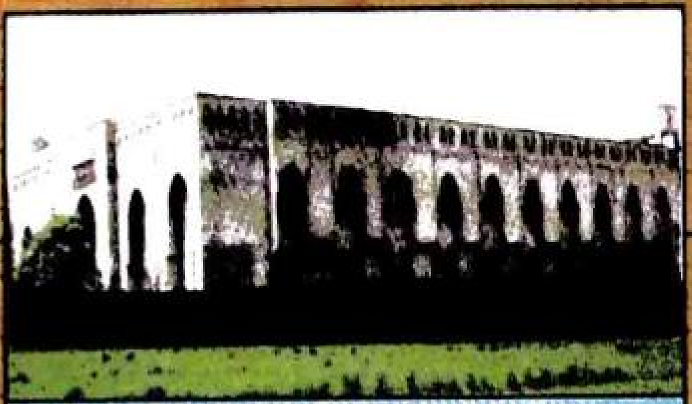
شریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

05 ☆ دہشت گردی کے حوالہ سے عالمی تنظیم اہلسنت کی ایک اہم پریس کانفرنس
06 ☆ قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی (ایک اہم تصنیف)
07 ☆ اللہ تعالیٰ کی طرف عیوب کی نسبت اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ
18 ☆ رب العالمین کی صفت "علم ازلی" کی نفی
20 ☆ عصمت مصطفیٰ ﷺ قرآن وسنت کی روشنی میں
26 ☆ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا غلط ترجمہ، سازشیں و گستاخیاں
29 ☆ شفاعت مصطفیٰ ﷺ 35 ☆ وما اھل بہ لغیر اللّٰہ پر بحث
37 ☆ جنتی نوجوانوں کے سردار حسنین کریمین اور امیر معاویہ
39 ☆ واقعہ کربلا، امت کیلئے اسباق، اور یزید کے حامیوں کو نصیحت

marfat.com

---------------- خبرنامہ ----

حکومت کی کفایت شعاری مہم: تجویز عالمی تنظیم اہلسنت نے دی، اس سے قبل سابقہ حکومت اس تجویز پر عمل نہ کرسکی

اسلام آباد: تفصیلات کیمطابق عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری اور دیگر علماء کی زیر قیادت چائنہ چوک اسلام آباد تا پارلیمنٹ ہاؤس ''نظریہ پاکستان ریلی'' نکالی گئی جسکے اختتام پر صدر پاکستان اور وزیراعظم کے نام یادداشت جاری کی گئی۔ جسکا متن درج ذیل ہے:

بخدمت صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب و وزیراعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی صاحب

سلام مسنون کے بعد نہایت اخلاص کیساتھ گزارش ہے کہ پاکستان 27 رمضان المبارک 1366ھ/14 اگست 1947ء کو دوقومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا۔ تحریک پاکستان کا مرکزی نعرہ تھا ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' قائداعظم محمد علی جناح نے 24 نومبر 1945ء کو مانکی شریف سرحد میں ایک تحریر لکھی جس میں درج تھا کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوگا۔ نیز آپ کی جماعت پیپلز پارٹی کے بانی جناب ذوالفقار علی بھٹو نے 1977ء کی تحریک میں پاکستان کے اندر نظام مصطفیٰ کے عملی نفاذ کا وعدہ کیا تھا لیکن افسوس کہ مملکت خداداد پاکستان میں کچھ قوتیں الحاد ولادینیت اور تباہ کن عریانی وفحاشی و بے راہ روی پھیلا کر مسلمانوں کو دین سے ہٹا رہی ہیں ہمارے حکمران دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ کے غلام بن چکے ہیں۔ پاکستان میں امریکہ کا حکم چل رہا ہے۔ ہماری آزادی سلب ہو چکی ہے۔ قوم بھاری قرضوں تلے دب چکی ہے۔ ہمارا مسئلہ نہ معاشی ہے نہ سیاسی بلکہ ایمانی ہے ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اکرم ﷺ سے دوری ہے۔ جس کے نتیجے میں غضب خدا کی وجہ سے وسائل سے مالا مال وطن عزیز میں قدرتی نعمتوں یعنی پانی، بجلی، گیس اور غلہ جات کی قلت ہے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک کرپشن کی انتہاء ہے اور لاقانونیت، ناانصافی اور ظلم کی وجہ سے لوگوں کی جانیں، مال اور عزتیں محفوظ نہیں۔ جنت نظیر وطن سے لوگ ہجرت کیلئے سوچ رہے ہیں اور دوسرے ممالک میں رہنے والے پاکستانی اپنا پیسہ اور کاروبار پاکستان لانے سے خائف ہیں جبکہ پاکستانی بڑی تیزی سے اپنا پیسہ و کاروبار باہر منتقل کر رہے ہیں اور وطن عزیز تباہی کے راستے پر گامزن ہے۔ ان مسائل کا حل یہ ہے کہ ہمارے حکمران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں، امریکہ اور دیگر طاغوتی طاقتوں نیز نفس و شیطان کی غلامی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول اکرم ﷺ کی غلامی اختیار کریں۔ وطن عزیز پاکستان میں نظریہ پاکستان کے مطابق مکمل نظام مصطفیٰ عملی طور پر نافذ کردیں۔ غیروں پر انحصار ختم کر کے ملکی وسائل سے اسوہ نبوی وخلافت راشدہ کے مطابق سادگی کیساتھ نظام مملکت چلایا جائے۔ حکمران خود سادہ زندگی بسر کریں اور وسائل کو عوام کی بنیادی ضرورتوں تعلیم، تربیت، خوراک، حفاظت اور رہائش پر صرف کریں۔ قوم میں جذبہ جہاد اُجاگر کیا جائے اور جہاد کے ذریعے کشمیر کو آزاد کرایا جائے اور پاکستان کو بنجر ہونے سے بچایا جائے۔ اُمید ہے کہ آپ نظریہ پاکستان کی تکمیل کیلئے اور پاکستان کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنانے کیلئے شاندار کردار ادا کر کے سعادات دارین سے بہرور ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم کام کی توفیق دے۔ آمین! آمین! آمین!

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

حضرت پیر افضل قادری مدظلہ کی ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے ملاقات، صحت یابی و ملکی سلامتی کیلئے دعا کروائی۔ علماء ومشائخ کے ہمراہ وزیراعظم پاکستان اور پھر وزیراعلیٰ پنجاب سے ملاقات کے دوران نفاذ نظام مصطفیٰ کا مطالبہ کیا۔ بعدازاں سرحد اور پھر کراچی کا دورہ۔ جلد تبلیغی سلسلہ میں چندروز کیلئے بیرون ملک روانہ ہونگے

چند بے دین افراد کی جانب سے اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے وطن عزیز کے آئینی نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' سے اسلامی نکالنے کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے علماء نے اسکی شدید مذمت کی ہے اور حکومت اور عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے لادین افرا کو مسترد کردیں۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کے قاتلوں اور علامہ حامد سعید کاظمی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو فی الفور کیفر کردار تک پہنچایا جائے: عالمی تنظیم اہلسنت

گجرات یونیورسٹی میں شرعی اصلاحات نافذ کی جائیں: علماء گجرات کا متفقہ مطالبہ جبکہ کنارہ ریسٹورنٹ میں ہونیوالے فحاشی پروگرام کو رکوا دیا گیا

پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی رفاہی خدمات: نالہ بھمبر پر 8 میل بند، علاقہ کیلئے گیس بجلی ڈاکخانہ بس سٹاپ سروس روڈ کے بعد اب نواحی دیہاتوں کیلئے واٹر سپلائی و واٹر ٹینکی کا انتظام کروادیا۔ پیر عثمان افضل قادری حرمین شریفین کی حاضری اور دمشق شام واردن کی زیارات کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔

☆...... فتویٰ، دینی وروحانی مسائل کیلئے: پیر عثمان افضل قادری (ناظم جامعہ، خانقاہ، وشریعت کالج طالبات نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

ای میل atasqadri@gmail.com موبائل نمبر 0333-8403748 ☆ کمپیوٹر وموبائل پر اسلامی کتب وتقاریر کیلئے نیک آباد رابطہ کریں

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ

ماہنامہ

اردو، English

آوازاھلسنت

گجرات پاکستان

مقام اشاعت: "مرکز اھلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: پیر محمد عثمان علی قادری ☆ **ایڈیٹر:** صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 15 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کرسکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف، حافظ شبیر حسین ساہی قادری: **0301-6244176**

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل Info@ahlesunnat.Info

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

نعت

رسول مقبول ﷺ

میرا بھی کبھی کاش مدینے میں گزر ہو
اس ارض مقدس پہ کوئی دن تو بسر ہو

آنکھیں ہوں مری اور وہ طیبہ کا نگر ہو
اور شام و سحر گنبد خضراء پہ نظر ہو

تاحشر رہوں در پہ شہنشاہ امم کے
دوزخ کی مجھے اور نہ جنت کی خبر ہو

روضے کی زیارت سے مرے دل کی بجھے پیاس
اس در کی گدائی کا شرف شام و سحر ہو

جب نور الٰہی سے بنے روئے محمد
پھر کیوں نہ خجل شمس ہو شرمندہ قمر ہو

جس دل میں ذرا سی بھی عداوت ہو نبی کی
اس دل کے مقدر میں نہ کیوں نار سقر ہو

اے شاہ عرب فخر عجم سرور عالم
امت کے زبوں حال پہ بھی ایک نظر ہو

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان (0333-8437283)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری ودیگر علماء کی دہشت گردی کے حوالے سے ایک اہم پریس کانفرنس اور شرعی فتویٰ

----- لاہور پریس کانفرنس 7 دسمبر 2009ء بمقام پریس کلب لاہور ------- اداریہ -------

افواج پاکستان و بے گناہ شہریوں پر دہشت گردوں کے حالیہ حملے ملکی سلامتی کیخلاف خوفناک سازش ہیں جس کے پیچھے امریکہ اسرائیل بھارت جیسے دشمنانِ اسلام کا ہاتھ ہے لہذا پاکستانی قوم متحد ہو کر افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائے اور پاکستان کی حفاظت کیلئے کردار ادا کرے۔ نیز دہشت گردی امریکہ کی جانب سے ہو یا کسی نام نہاد مسلم گروہ کی طرف سے وہ فساد فی الارض ہے لہذا اہم علماء اہلسنت ایک بار پھر اس اسلامی فتویٰ کا اعلان کرتے ہیں:

(1) بے گناہ لوگوں کو قتل کرنا جہاد نہیں بلکہ فساد فی الارض ہے اور اگر کوئی آدمی کسی مسلمان کو بلاجواز شرعی قتل کرے اور اس قتل کو جائز و حلال قرار دے تو یہ گناہ درجہ کفر تک پہنچ جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید سورہ نساء آیت 93 میں ارشاد ہوتا ہے "جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا جہنم ہے جس میں وہ مدتوں رہیگا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت بھیجی اور اس کیلئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" اور اگر اس قتل کو جائز نہ سمجھے تو یہ سخت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

(2) اگر کوئی شخص شرعاً واجب القتل ہو تو اسے قتل کی سزا دینا عدالت کا اختیار ہے کسی عالم یا گروہ کو شرعاً اختیار نہیں کہ وہ قتل پر اکسائے یا قاتلوں کو جنت کی ٹکٹ دے۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے "جو کسی مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھا کر کے جہنم میں گرائیگا۔"

(3) افواجِ پاکستان دہشت گردوں کے خلاف جو آپریشن کر رہی ہیں شرعاً درست ہے کیونکہ فسادیوں کی بیخ کنی کرنا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے اور جو فوجی اس آپریشن میں جانیں دے رہے ہیں وہ شہید ہیں اور جو لوگ ڈاکٹر سرفراز نعیمی جیسے عالم دین اور بے گناہ لوگوں کے قاتلوں کو شہید کہتے ہیں وہ یقیناً غداران اسلام و غداران پاکستان ہیں۔

اس موقع پر علماء اہلسنت نے کہا کہ وہ ہمیشہ سے دہشت گردی کو اینٹی اسلام قرار دیتے ہیں جبکہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو ہر جگہ سے اور خصوصاً حکومتی اداروں سے ختم کرے اور وطن عزیز میں امریکی مداخلت بند کرائے، امریکہ اور اسکے اتحادیوں سے بھیک لینے کا سلسلہ ختم کرے اور اس کیلئے خود انحصاری کی پالیسی اپنائے۔

علماء نے کہا کہ جب تک امریکہ پاکستان، افغانستان، عراق و دیگر اسلامی ممالک میں ظلم و تشدد اور مداخلت ختم نہیں کرتا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ علماء نے مزید کہا کہ بھارت کے بارے میں ہمارے حکمرانوں کی پالیسی انتہائی بزدلانہ ہے بھارت بھی دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے اور پاکستان کی سلامتی سے کھیل رہا ہے اور پاکستان کی شاہ رگ کشمیر پر قبضہ جمائے ہوئے ہے، پاکستان کے دریاؤں کا پانی بند کر کے پاکستان کو ریگستان بنا رہا ہے لہذا ہمارے حکمرانوں کو بھارتی جارحیت کے خلاف سخت ترین اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ علماء نے کہا کہ خطباءِ اپنے خطابات میں امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے مذموم عزائم کو بے نقاب کریں۔

اس موقع پر سید مختار اشرف رضوی، مولانا ضیاء اللہ قادری، مولانا شفیق الرحمٰن ہزاروی، مفتی محمود ساقی، مولانا شاہد حسین گردیزی، پروفیسر عظیم قادری، علامہ نصر اللہ خان، ڈاکٹر ظہور مہدی، مولانا حفیظ اظہر، مولانا مبارک و دیگر مفتیان و علماء نے شرکت کی

marfat.com

تراجم قرآن میں کی جانیوالی غلطیوں میں سے چند کی نشاندھی

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العلمین. والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

قرآن مجید شریعت اسلامیہ کی اساس ہے اور اللہ تعالیٰ کا امت مسلمہ پر خاص احسان ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود قرآن مجید کا اصل متن مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے جبکہ دیگر تمام سماوی کتب، توریت، زبور، انجیل اور دیگر صحائف کا اصل متن دنیامیں کہیں موجود نہیں۔

لیکن یہ صورتحال انتہائی دکھ دینے والی ہے کہ بدعقیدہ علماء نے قرآن مجید کے تراجم میں تحریف معنوی (معنوں میں ہیر پھیر) کا ارتکاب کیا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جو کہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے کی طرف عیوب ونقائص منسوب کر کے عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ کی نفی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی کی نفی کے واضح اشارے دے کر عقیدۂ تقدیر کے منکر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں۔ اور امام المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ گناہوں سے پاک ہیں ان کی طرف گناہوں کو منسوب کر کے عصمتِ مصطفیٰ کے عقیدہ کی نفی کی ہے۔ علاوہ زیں حضور رحمۃ للعالمین کی رحمت عامہ کا دائرہ تنگ کرنے کی سازش کی ہے اور جد الانبیاء حضرت ابرہیم علیہ السلام کی طرف ارتکاب شرک کی نسبت کر کے سخت مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ و دیگر انبیاء کی شان میں صریح گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ عقیدہ شفاعت کی نفی کی ہے۔ فضائل انبیاء کا انکار کیا ہے اور بعض مقامات پر ایسے ترجمے کئے ہیں جن کی رو سے احکام شرعیہ بدل جاتے ہیں۔

لہذا راقم الحروف نے اس مختصر رسالے میں نمونہ کے طور پر چند مقامات سے غلط تراجم کی نشاندہی کر کے عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ، عقیدۂ عصمتِ انبیاء اور بعض دیگر عقائد اسلامیہ کی اختصار کیساتھ وضاحتیں کر دی ہیں۔

قارئین سے التماس ہے کہ قرآن مجید کے تراجم میں سے ان اغلاط کو چیک کریں اور اگر یہ نشاندہی فی الواقع درست ہے تو پھر ان لوگوں، ان کے پیروکاروں، ان کے تراجم و دیگر لٹریچر سے مکمل پرہیز کریں اور دینی رہنمائی حاصل کرنے کیلئے صرف اور صرف علماء حق اہلسنت وجماعت جن کے سینے نور ایمان ونور ہدایت سے منور ہیں کے تراجم اور کتب کا مطالعہ فرمائیں اور نماز بھی صرف صحیح العقیدہ علماء کی اقتداء میں ادا کریں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب اکرم ﷺ کے طفیل گمراہوں کو راہ حق کی ہدایت عطا فرمائے۔

آمین! آمین! آمین! وصلیٰ اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و علی الہ و اصحابہ اجمعین.

(1)

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کی طرف دغا، دھوکہ، فریب جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ نساء، آیت 142 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم."

غلط ترجمے!

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔"

...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کرتے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔"

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے یوں ترجمہ کیا:

"یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

...... غیر مقلدین وہابیوں نام نہاد اہلحدیث کے مفسر و محدث وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

"منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور وہ (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے۔"

...... فرقہ نیچریہ کے رہنما سر سید احمد خاں نے تفسیر القرآن سر سید احمد خاں کے صفحہ :105 پر ترجمہ کیا:

"بیشک منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ ان کو فریب دینے والا ہے۔"

...... شیعہ مترجم فرمان علی نے بھی اس جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس کیلئے فریب جیسا قبیح لفظ استعمال کیا۔

...... سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے یوں ترجمہ کیا:

"منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکہ دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے) وہ انہی کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔"

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

"منافقین خدا سے چالبازی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ چال وہ ان سے چل رہا ہے۔"

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے لکھا:

"نفاق ڈالنے والے اور فرقہ بند لوگ تو گویا اپنی ظاہر داری سے خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں خدا ہی ان کی بد اعمالیوں کو ان کی نظروں میں اچھاد کھاد کھا کر ان کو دھوکا دے رہا ہے۔"

marfat.com

...... وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

''منافق (مسلمانوں کو دھوکہ دے کر گویا خدا کو دھوکہ دیتے ہیں (حقیقت میں) خدا اُن کو دھوکا دے رہا ہے۔''

تبصرہ:

ان تراجم میں اللہ تبارک و تعالیٰ (جو کہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے) کیلئے دغا، فریب، دھوکہ کے الفاظ استعمال کرکے اللہ تعالیٰ کو دغاباز، فریبی اور دھوکہ باز قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی توہین کی گئی ہے اور عقیدہ تنزیہ و تقدیس باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب و نقص سے پاک ہونے) کی کھلی خلاف ورزی کرکے عقیدۂ توحید کے خلاف کھلی جارحیت کی گئی ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالی کیا ہے؟

قرآن مجید سورہ احزاب آیت نمبر 106 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وسبحوہ بکرۃ واصیلا.''

ترجمہ: ''اور تم صبح و شام اس کی تسبیح (پاکی) بیان کرو۔''

نیز سورہ حشر آیت نمبر 23 میں ارشاد ہے:

''القدوس.''

ترجمہ: ''وہ نہایت پاک ہے۔''

اور سورہ بقرہ آیت نمبر 30 میں ارشاد باری ہے:

''ونحن نسبح بحمدک و نقدس لک.''

ترجمہ: ''اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کیساتھ اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔''

اس آیت کے تحت مفسر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''التسبیح تنزیہ ذاتہ عن صفۃ الاجسام والتقدیس تنزیہ افعالہ عن صفۃ الذم ونعت السفہ.''

ترجمہ: ''تسبیح یہ ہے کہ اللہ کی ذات کو جسم کی صفات (مثلاً جسم و جسمانی اعضاء، جسمانی عوارض، موت، نیند، اونگھ، سستی، کمزوری، بیماری، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے اور تقدیس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کو ہر بری صفت اور بے وقوفی بداخلاقی و بھولنے کی صفت (جیسا کہ جھوٹ، ظلم، خیانت، دغا، فریب، دھوکہ، ہنسی و قہقہہ و مذاق، لغو و فضول بات یا کام وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے۔''

حوالہ: ''تفسیر کبیر'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 391.

عقیدہ توحید میں اللہ کی ذات و صفات کو شان الوہیت میں یکتا و بے مثل ماننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی 2 قسمیں ہیں:

نمبر 1:

صفات ایجابیہ یعنی وہ صفات جو ذات باری میں موجود ہیں اور وہ آٹھ ہیں: زندہ ہونا، علم، ارادہ، قدرت، سننا، دیکھنا اور تکوین (اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا) اور کلام۔

نمبر 2:

صفات سلبیہ تنزیہیہ یہ وہ صفات ہیں جن کا نہ پایا جانا ضروری ہے: جیسا کہ مخلوق ہونا، موت، مرض، تھکنا، عجز، کسی کی محتاجی، نیند، اونگھ، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا، زبان و مکان سے مقید ہونا، کسی جہت میں

marfat.com

ہونا، جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، خیانت کرنا، دھوکہ کرنا، دغا بازی، فریب کرنا، مذاق کرنا، قہقہہ لگانا وغیرہا۔

لہذا اللہ تعالیٰ کو ان عیوب ونقائص سے پاک ماننا ضروری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو عیوب ونقائص سے پاک نہ مانے وہ موحد نہیں ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کو عیب ونقص سے پاک قرار دینا اس قدر اہم ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

''سبحانک اللھم...''

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہر نقص وعیب سے پاک ہے...''

سے نماز کا آغاز ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں جو حدیث سب سے آخر میں ہے وہ حدیث مبارک اسی عقیدہ کی فضیلت واہمیت بیان کررہی ہے۔امام بخاری روایت فرماتے ہیں:

''**عن ابی ھریرة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.**''

ترجمہ: ''دو کلمے رحمٰن کو بہت ہی زیادہ پیارے ہیں زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو پر بہت وزنی ہیں (اور وہ یہ ہیں):

''**سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم**''

ترجمہ: ''ہر عیب ونقص سے اللہ کی پاکی ہے اور اس کی حمد کے ساتھ ہر عیب ونقص سے اللہ کی پاکی ہے جو بہت بزرگی والا ہے۔''

ان ترجموں میں دوسری غلطی:

یہ ہے کہ زیادہ تر مترجمین نے ترجمہ کیا ہے کہ منافق اللہ تعالیٰ سے دغا بازی (یا دھوکہ یا فریب یا چال بازی) کرتے ہیں جبکہ یہ بھی درست نہیں کیونکہ دھوکہ کی تعریف یہ ہے ''بری نیت سے دل کی بات چھپانا اور ظاہر کچھ اور کرنا'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ علیم بذات الصدور ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپانا ممکن نہیں۔

لہٰذا قرآن مجید کے ایسے مقامات پر ترجمہ کرتے وقت غلط اور نامناسب معنی کی بجائے مناسب اور درست معنی کی طرف جانا مترجم کیلئے ضروری ہوتا ہے۔

درست ترجمہ:

چنانچہ اس مقام پر امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب اور عقیدہ تنزیہ باری کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے یوں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے ماریگا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ منافقین کو توبہ کی توفیق عطا نہیں فرماتے اور حالت غفلت میں ان پر موت لاتے ہیں۔یہ معنی اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور پہلے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ منافقوں کا گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بے خبری اور لاعلمی میں رکھ کر کوئی کام کرنا ممکن نہیں ہے۔

marfat.com

(2)

اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، داؤ، چال جیسے عیبوں کی نسبت

قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیت نمبر 54 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین.''

غلط ترجمے:

…… حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن نے لکھا:

''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

…… سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے یوں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''ایک چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔''

…… خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور ادھر ان لوگوں نے مکر کیا تو ادھر خدا اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ مکاروں کے بالمقابل بہترین چال چلنے والا ہے۔''

…… اہلحدیثوں کے وحید الزماں نے ترجمہ کیا:

''اور انہوں نے خفیہ داؤ کیا اور اللہ نے ان سے داؤ کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔''

…… شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور وہ (یہودی) ایک چال چلے اور اللہ ایک چال چلا اور اللہ سب سے بہتر بدلہ دینے والا ہے۔''

…… سرسید احمد اپنی تفسیر القرآن میں ترجمہ کیا:

''اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ نے مکر کیا اور خدا سب مکر کرنے والوں سے بہتر ہے۔''

…… شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند شبیر عثمانی نے ترجمہ کیا:

''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

…… اہلحدیثوں کے ممتاز عالم حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور یہود نے (عیسیٰ سے) داؤ کیا اور اللہ نے (ان سے) داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ (سب سے) بہتر کرنے والا ہے۔''

…… اہل حدیثوں کے ہی ممتاز عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''اور یہودیوں نے مسیح کی ایذا کیلئے طرح طرح کے مخفی داؤ کیے خدا نے ان سے داؤ کیا خدا سب داؤ کرنے والوں سے اچھا ہے۔''

درست ترجمہ:

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کنزالایمان میں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر فرمانے والا ہے۔''

تبصرہ:

اس مقام پر اہلسنت نے ''ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین'' کے تحت اللہ تعالیٰ کیلئے خفیہ تدبیر کا لفظ استعمال

marfat.com

کیا جبکہ دیگر مترجمین نے ادب بارگاہ الوہیت اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب و نقص سے پاک ہونے کے عقیدہ) کا خیال نہیں رکھا اور بڑی بے باکی و گستاخی سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کیلئے داؤ، چال اور اردو زبان کے مکر (جس کا معنیٰ دھوکہ فراڈ اور بری تدبیر وسازش وغیرہ ہوتا ہے) کا لفظ استعمال کیا ہے۔

یاد رہے کہ عربی زبان میں لفظ مکر خفیہ تدبیر کیلئے مستعمل ہے چاہے وہ خفیہ تدبیر اچھی ہو یا بری اور ظاہر ہے کہ جب یہ لفظ عربی میں اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوگا تو اس کا معنیٰ اچھی خفیہ تدبیر ہی ہوگا جبکہ اردو زبان میں مکر کا لفظ ہمیشہ ناپسندیدہ خفیہ تدبیر وسازش کے لیے مستعمل ہے لہٰذا اردو زبان میں لفظ مکر کو اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرنا سخت بے ادبی و گستاخی ہوگا۔

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان الفاظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''ومکروا ارادوا یعنی الیھود قتل عیسیٰ ومکر اللہ اراد اللہ قتل صاحبھم تطیانوس.''

ترجمہ: ''یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھی تطیانوس کے قتل کا ارادہ فرمایا۔''

حوالہ: ''تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس'' سورہ آل عمرآن آیت نمبر 54.

یہاں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مکر کا معنیٰ ارادہ فرمارہے ہیں اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خفیہ تدبیر فرمارہے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے عین مطابق ہے۔

(3)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف چال، داؤ جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ اعراف، آیت نمبر 183 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان کیدی متین.''

غلط ترجمے:

- جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن جلد نمبر 3 میں ترجمہ کیا:
  ''میری چال کا کوئی توڑ نہیں ہے۔''
- سر سید احمد خان نے ترجمہ کیا:
  ''بے شک میرا مکر مضبوط ہے۔''
- شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:
  ترجمہ: ''بیشک میری چال زبردست ہے۔''
- خاکساروں کے رہنما عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
  ''میرا داؤ بیشک بڑا پکا داؤ ہے''
- وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:
  ''میرا داؤ بڑا ہی مضبوط ہے۔''
- دیوبندیوں کے حافظ نذیر احمد نے ترجمہ کیا:
  ترجمہ: ''ہمارا داؤ بے شک بڑا پکا ہے۔''
- مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ شبیر عثمانی اور اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:
  ''بے شک میرا داؤ پکا ہے۔''

marfat.com

درست ترجمہ:

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔''

تبصرہ:

دیکھئے!

اس مقام پر بھی مخالفین اہلسنت نے اللہ تعالیٰ کے لیے مکر، چال، داؤ کا لفظ استعمال کر کے شان الوہیت میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ کے ہر عیب سے پاک ہونے کے عقیدہ) کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔

جبکہ امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کیلئے خفیہ تدبیر کا لفظ استعمال کر کے ادب بارگاہ الوہیت کا حق ادا کیا ہے۔

جبکہ اس مقام پر صحابی رسول حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ان کیدی متین عذابی واخذی شدید.''

ترجمہ: ''یعنی میرا عذاب اور میری پکڑ بہت سخت ہے''

حوالہ: ''تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، آیت بالا''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہاں کید کا معنی عذاب اور پکڑ کیا جو کہ شان الوہیت کے عین مطابق ہے۔

(4)

اللہ تعالیٰ کی طرف بھولنے، بھلانے جیسے عیبوں کی نسبت

قرآن مجید، سورہ توبہ، آیت نمبر 67 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''نسو اللّٰہ فنسیھم.''

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ محمد جوناگڑھی کے ترجمہ میں ہے:

''یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے انہیں بھلا دیا۔''

...... تفہیم القرآن میں جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے ترجمہ کیا:

''یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔''

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد نے ترجمہ کیا:

''وہ اللہ کو بھول گئے اور اس نے بھی انہیں بھلا دیا''

...... فرقہ نیچریہ کے سرسید احمد نے اپنی تفسیر القرآن میں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''بھول گئے خدا کو پھر بھول گیا خدا انکو''

...... شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''وہ اللہ کو بھول گئے ہیں تو اللہ نے بھی بھلا دیا۔''

...... اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے پس اللہ بھی ان کو

marfat.com

بھول چکا ہے۔"

مدرسہ دیوبند کے شبیر احمد عثمانی نے ترجمہ کیا:
"بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو"

اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد ترجمہ کرتے ہیں:
ترجمہ: "ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا"

جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر احمد نے ترجمہ کیا:
ترجمہ: "وہ اللہ کو بھول بیٹھے اور اللہ نے انہیں بھلا دیا۔"

درست ترجمہ:

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کنزالایمان میں ترجمہ کرتے ہیں:
"وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔"

تبصرہ:

اس مقام پر مخالفین اہلسنت نے عالم الغیب والشہادہ اللہ تعالیٰ کیلئے بھولنے اور بھلانے کے الفاظ استعمال کیے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذات میں سے ایک صفت علم ہے اس صفت علم کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم بھولنے، کم ہونے، ختم ہونے جیسے تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى."

ترجمہ: "نہ میرا رب بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔"

لیکن بارگاہ الوہیت کے آداب سے ناآشنا مترجمین نے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کے لیے بھولنے اور بھلانے کے الفاظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی "علم" کی تنقیص کر کے عقیدہ توحید کی مخالفت کی ہے۔

دیکھئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس مقام پر فرماتے ہیں:

"(فنسيهم) خذلهم فى الدنيا و تركهم فى الآخرة فى النار."

ترجمہ: "یعنی اللہ انہیں دنیا میں رسوا فرماتا ہے اور آخرت میں انہیں آگ میں چھوڑ یگا یعنی انہیں آگ سے نہیں نکالے گا۔"

حوالہ: "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، سورہ توبہ، آیت نمبر 67.

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

"(فنسيهم) فتركهم الله من توفيقه وهدايته فى الدنيا و رحمته فى الآخرة وتركهم فى عذابه."

ترجمہ: "یعنی پس اللہ نے ان کو دنیا میں توفیق وہدایت دینا چھوڑ دیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے محروم فرمائے گا اور اپنے عذاب میں چھوڑ دے گا یعنی عذاب سے نہیں نکالے گا۔"

اسی طرح تمام مفسرین نے ایسے مقامات پر ایسی تاویلات فرمائی ہیں جو کہ آداب باری تعالیٰ اور عقیدہ تنزیہ باری کے عین مطابق ہیں اور امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مقام پر ترجمہ فرمایا ہے کہ "اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔"

marfat.com

(5)
اللہ تعالیٰ کی طرف ہنسی، مذاق دل لگی جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ بقرہ آیت نمبر 15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ یستھزئ بھم."

غلط ترجمے:

- حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن کا ترجمہ:
  "اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔"
- جماعت اسلامی کے مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:
  "اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔"
- فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:
  "ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے۔"
- محمد جوناگڑھی نے ترجمہ کیا:
  "اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے۔"
- جاوید غامدی کے استاذ امین اصلاحی نے ترجمہ کیا:
  "اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے"
- حافظ نذر نے ترجمہ کیا:
  "اللہ ان سے مذاق کرتا ہے"
- خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
  "اور (منافقین) سے خدا ہنسی کرتا ہے"
- سر سید احمد خاں نے ترجمہ کیا:
  "اللہ ان سے ٹھٹھہ کرتا ہے۔"
- اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:
  "اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔"
- شیعہ مترجم سید مقبول احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:
  "اللہ (ہی) ان سے ہنسی کرے گا۔"

درست ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔" (کنز الایمان)

تبصرہ:

لغت کی مشہور کتاب فیروز اللغات صفحہ نمبر 1451 اور 1452 پر ہنسی کا یہ معنیٰ کیا گیا ہے:

"قہقہہ لگانا، مذاق کرنا، کھیلنا، تمسخر کرنا وغیرہ۔"

اور ان افعال (ہنسی، قہقہہ، مذاق، کھیلنا، تمسخر کرنا، ٹھٹھہ) کا صدور جسم سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

یہ تمسخر وغیرہ عام انسانوں میں بھی عیب متصور ہوتے ہیں تو ذات باری جو ہر عیب سے پاک ہے کیلئے کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا یہ الفاظ عقیدہ توحید کے اہم حصے، عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا عقیدہ) کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صریح بے ادبی و گستاخی ہیں۔

نوٹ:

اس آیت کے تحت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اللہ یستھزی بھم ای یجازیھم علی استھزأھم سمی الجزاء بہ للمقابلۃ قال البغوی قال ابن عباس ھو ان یفتح لھم باب من الجنۃ فاذا انتھوا الیہ سد عنھم وردوا الی النار. و قیل ھو ان یجعل للمؤمنین نور یمشون بہ علی الصراط فاذا وصل المنافقون الیہ حیل بینھم و بین المومنین قال اللہ تعالی فضرب بینھم بسور لہ باب الایۃ قال الحسن معناہ ان اللہ یظھر علی المؤمنین نفاقھم انتھیٰ."

ترجمہ: "یعنی وہ (اللہ) انہیں ان کے استہزا کی جزا دے گا۔ جزا کو استہزا کا نام مقابلہ میں آنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ امام بغوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جزا یہ ہے کہ ان کے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا اور جب وہ اس دروازے پر پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور انہیں آگ کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ مومنین کے لیے ایک روشنی کی جائے گی جس کی بدولت وہ پل صراط پر چلیں گے اور جب منافقین وہاں پہنچیں گے تو ان کے اور مومنین کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا دروازہ ہو گا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین پر ان کا نفاق ظاہر کر دے گا۔"

الغرض مفسرین نے اس جگہ استہزا کو متشابہات (وہ الفاظ جن کا معنی مخفی ہو اور اسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہو یا اس کے بتانے سے رسول اکرم ﷺ جانتے ہوں) میں شامل کیا ہے یا پھر استہزا کی ایسی تاویل کی جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور کسی مفسر نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت کے منافی ہیں۔

اردو مترجمین میں سے امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں ہر جگہ بارگاہ الوہیت کے ادب و تقدس اور عقیدہ توحید و عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(6)

اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھٹھا، تمسخر جیسے عیبوں کو منسوب کر دیا

قرآن مجید، سورہ توبہ آیت نمبر 79 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فیسخرُوْن منھم سَخِر اللّٰہُ منھم."

غلط ترجمے:

- ...... حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے"

- ...... جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

"اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں...... اللہ ان

marfat.com

مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے۔''

...... سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''وہ ہنستے ہیں اور خدا ان پر ہنستا ہے۔''

...... سر سید احمد نے ترجمہ کیا:

''پھر ٹھٹھا کرتے ہیں انسے ٹھٹھا کریگا اللہ۔''

...... شیخ الجامعہ دیوبند شبیر احمد عثمانی ترجمہ کرتے ہیں:

''پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے۔''

...... اہلحدیثوں کے نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''غرض ان (سب) پر ہنستے ہیں سو اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے۔''

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

''اللہ نے ان کا مذاق اڑایا۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اللہ ان منافقین سے تمسخر کر رہا ہے۔''

درست ترجمہ:

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فرماتے ہیں:

''تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا۔'' (کنزالایمان)

اس مقام پر بھی بہت سے مترجمین نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے مذاق، ٹھٹھا، ہنسنا، تمسخر وغیرہ پُر عیوب الفاظ استعمال کرکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے ادبی و گستاخی اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی خلاف ورزی کا کھلا ارتکاب کیا ہے جبکہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ادب بارگاہ الوہیت کو ہر جگہ پیش نظر رکھا ہے۔

چنانچہ اسی آیت کے تحت مشہور مفسر وفقیہ وصوفی حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سخر الله منهم ای جاز اهم علی السخرية.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ انہیں انکے مذاق کی سزا دیگا۔''

(7)
اللہ رب العالمین کی طرف صفات جسم کو منسوب کردیا

قرآن مجید، سورہ طٰہٰ آیت نمبر 5 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''الرحمن علی العرش استوی.''

غلط ترجمے:

...... شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''وہ بڑا مہربان عرش پر قائم ہوا۔''

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے ترجمہ کیا:

''پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔''

...... جماعت اسلامی کے مودودی نے ترجمہ کیا:

''وہ رحمٰن تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔''

...... اہلحدیثوں کے علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔''

marfat.com

اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:
''رحمٰن ہے جس نے اوپر عرش کے قرار پکڑا۔''

دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:
''وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہوا۔''

اردو ترجمہ قرآن میں جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:
''جو رحمٰن ہے عرش پر قائم ہوا۔''

فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:
''رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔''

حافظ نذر احمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:
''رحمٰن عرش پر قائم ہوا۔''

شیعہ مترجم مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:
''وہی عرش پر حاوی ہوا۔''

خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
''(یعنی خدا) رحمٰن نے عرش پر قرار پکڑا۔''

جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:
''جو رحمان عرش حکومت پر متمکن ہے۔''

سرسید احمد خاں نے ترجمہ کیا:
''رحمٰن یعنی خدا عرش پر قائم ہوا۔''

تبصرہ:

یہ سب ترجمے عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر نقص و عیب سے پاک ہونے) کے خلاف ہیں کسی شئی پر چڑھنا، کسی شئی پر قرار پکڑنا، کسی شئی پر قائم ہونا، کسی شئی پر جلوہ گر ہونا، کسی شئی پر متمکن (جگہ پکڑنے والا) ہونا، کسی شئی پر حاوی ہونا یہ سب جسم کی صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات (صفات جسم) سے پاک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

''اللہ الصمد.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ بے نیاز ہے۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' سورہ اخلاص، پارہ نمبر 30.

اور جسم اجزاء کا محتاج ہوتا ہے، جسم مخلوق ہوتا ہے اور بنانے والے کا محتاج ہوتا ہے۔ جسم جہت و مکان کا محتاج ہوتا ہے جسم قابل تحلیل ہوتا ہے جسم قابل حرکت و سکون ہے اور یہ سب علامات حدوث ہیں۔

مشہور مفسر و فقیہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ''تفسیر مظہری'' سورہ یونس آیت نمبر 3 کے تحت فرماتے ہیں:

''اجمع اھل السنة من الخلف و السلف علی ان اللہ منزہ عن صفات الاجسام و صفات الحدوث.''

ترجمہ: ''یعنی پہلے اور پچھلے تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسموں کی صفات اور حدوث (پیدا ہونے) کی صفات سے پاک ہے۔''

علامہ شہاب الدین محمود الوسی بغدادی ''تفسیر روح المعانی'' سورۃ اعراف آیت نمبر 54 کے تحت فرماتے ہیں:

''ان المشھور من مذھب السلف فی مثل ذالک تفویض المراد منه الی اللہ تعالیٰ فھم یقولون استوی علی العرش علی الوجه الذی عناہ سبحانه و تعالی منزھاً عن الاستواء والتمکن.''

ترجمہ: ''یعنی بے شک سلف صالحین کا مذہب اس جیسے مقام پر یہی ہے کہ اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے پس وہ (سلف صالحین) فرماتے ہیں استوی علی العرش

marfat.com

کا معنیٰ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند ہے حالانکہ وہ استواء اور متمکن ہونے سے بھی پاک ہے۔''

مشہور مفسر علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ ''تفسیر بیضاوی'' سورہ اعراف آیت نمبر 54 کے تحت فرماتے ہیں:

''والمعنی ان الاستواء علی العرش علی الوجہ الذی عناہ منزھا من الاستقرار والتمکن.''

ترجمہ: ''یعنی معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا استویٰ عرش پر اس طرح ہے جو اس کی مراد ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرار پکڑے اور متمکن ہونے سے پاک ہے۔''

مشہور متکلم علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

''ولا یتمکن فی مکان.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ کسی جگہ متمکن نہیں ہوتا۔''

لہٰذا صحیح یہی ہے کہ یہ اور اس قسم کی دیگر آیات متشابہات (یعنی وہ آیات جن کا معنیٰ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کے بتانے سے رسول اکرم ﷺ) میں سے ہیں۔

درست ترجمہ:

اسی لیے مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ فرمایا ہے:

''بڑی مہربانی والا اس نے عرش پر استویٰ فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔''

(8)

اللہ رب العالمین کی صفت علم ازلی کی نفی

سورہ بقرہ آیت 143 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ.

غلط ترجمہ:

...... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں''

...... پی ٹی وی پر فتح محمد جالندھری کے ترجمہ میں ہے:

''اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے۔''

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے وہ تو محض اس کیلئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے۔''

...... حکومت سعودی عرب کی طرف سے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جوناگڑھی ترجمہ کرتے ہیں:

''جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''ہم نے اس پہلے قبلہ (بیت المقدس) کو قبلہ

marfat.com

نہیں بنایا تھا مگر اسلئے کہ جان لیں کہ کون رسول کی (پوری) پیروی کرتا ہے۔"

حافظ نذر نے ترجمہ کیا:

"اور ہم نے مقرر نہیں کیا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے مگر (اسلئے) تاکہ معلوم کریں کون رسول کی پیروی کرتا ہے"

تبصرہ:

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے "معلوم کریں یا اسے معلوم ہو جائے یا وہ جان لے" کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہو، جو ہو رہا ہے اور جو ابھی نہیں ہوا، سب کچھ ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس عقیدے کا تعلق عقیدہ توحید اور علم باری تعالیٰ سے ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰهَ لَايَعْلَمُ الْاَشْيَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ." (شرح فقہ اکبر)

ترجمہ: "جو عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا تو وہ کافر ہے۔"

درست ترجمہ:

"اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔" (کنزالایمان، از امام احمد رضا)

نوٹ:

یہ آیت اور وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ (ال عمران: 142) اور وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ میں "علم" دیکھنے، ظاہر کرنے اور امتحان لینے وغیرہ کے معنیٰ میں آیا ہے دیوبندی اور نجدی علماء نے علم کا معنیٰ معلوم کرنا کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے اور علماء دیوبند کے پنج پیری اور غلام خانی فرقہ کے ستون مولوی حسین علی واں بھچراں نے "تفسیر بلغۃ الحیران" کے صفحہ: 157، 158 پر لکھا ہے:

"اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنیہ جیسا کہ يَعْلَمِ اللّٰهُ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔"

نیز ہندوستان میں تمام وہابی و دیوبندی فرقوں کے پیشوا شاہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ:

"اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے۔"

اللہ تعالیٰ کیلئے دریافت کا لفظ لانا بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کا انکار ہے کیونکہ دریافت کرنے والا دریافت سے پہلے جاہل ہوتا ہے اور یہ مخلوق کی شان ہے اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

اس میں دیوبندیوں کے مولوی حسین علی مذکور نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کے بارے میں اہلسنت و جماعت کو چھوڑ کر "فرقہ معتزلہ" کے ملحدانہ مسلک کی کھلی تائید کی ہے۔ **سبحان اللہ عما یصفون!**

نوٹ: شیعہ مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ "بدا" کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی چیز کا علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے (العیاذ باللہ)۔ یہی "بدا" کا عقیدہ علماء دیوبند اور وہابی مذہب کے تراجم و تفاسیر سے بھی واضح ہو رہا ہے۔

marfat.com

(9)
نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کی طرف گناہوں کی نسبت کردی

قرآن مجید، سورہ فتح، آیت نمبر 2 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر."

غلط ترجمے :

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی ترجمہ نے ترجمہ کیا:

"تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔"

...... ابوالاعلیٰ مودودی نے ترجمہ کیا:

"تا کہ اللہ تمھاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔"

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن نے ترجمہ کیاً

"تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔"

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

"تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔"

...... غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

"اور خدا (اس کے صلے میں) تمھارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔"

...... اسی فرقہ نام نہاد اہل حدیث کے علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

"اسلئے کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔"

...... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندہری نے ترجمہ کیا:

"تا کہ خدا تمھارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔"

...... اہل حدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

"تا کہ خدا تجھ پر ظاہر کرے کہ اس نے تیرے اگلے پچھلے سارے گناہ بخشے ہوئے ہیں"

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

"کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخشے۔"

...... سورہ محمد آیت نمبر 19 میں شیعوں کے سید مقبول نے ترجمہ کیا:

"اور تم اپنے گناہوں کی معافی کے لئے۔"

...... سورہ محمد آیت نمبر 19 کے تحت خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

"اور گناہوں کی معافی مانگو۔"

تبصرہ:

یہ تمام تراجم نصوص قرآن و حدیث اور عصمت مصطفیٰ ﷺ کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہ نبوی میں بدترین گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے کیوں کہ اجماع ہے کہ تمام انبیاءِ

marfat.com

عظام گناہوں سے معصوم ہیں اور حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو سید الانبیاء و امام المعصومین ہیں اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ بچپن سے وصال تک اعلیٰ ترین تقویٰ وطہارت سے بھری پڑی ہے اور آپ ﷺ سے زندگی بھر کوئی گناہ اور کوئی کوتاہی سرزد نہیں ہوئی۔

انشاء اللہ گستاخانہ مترجمین کے پیروکار قیامت تک امام المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھر میں ایک گناہ اور ایک کوتاہی ثابت نہیں کرسکتے۔

وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقینْ

یاد رہے کہ شرع شریف میں گناہ کی تعریف یہ ہے کہ ''کوئی شخص کسی عذرِ شرعی کے بغیر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔''

عصمت مصطفی ﷺ پر مختصر دلائل

☆ سورہ نجم آیت نمبر 2 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ماضل صاحبکم و ما غویٰ.''

ترجمہ: تمہارے صاحب (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی بہکے۔''

اس آیت میں ضل اور غوی ماضی مطلق کے صیغے ہیں اور ماضی مطلق، ماضی قریب و ماضی بعید دونوں کو شامل ہوتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں کوئی صغیرہ و کبیرہ گناہ سرزد نہیں ہوا۔

☆ سورہ ضحیٰ آیت 3 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ماودعک ربک وما قلی.''

ترجمہ: آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی کبھی ناراض ہوا۔ یہ آیت بھی کس قدر روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ سے زندگی میں کوئی گناہ، کوئی غلطی، کوئی کوتاہی، کسی ناجائز کام چاہے خلاف اولیٰ کیوں نہ ہو، کا ارتکاب کبھی نہیں ہوا۔

☆ سورہ حج آیت 67 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انک لعلی ھدی مستقیم.''

ترجمہ: بیشک آپ ھدایت مستقیم پر ثابت ہیں۔''

☆ سورہ یٰس آیت 3، 4 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انک لمن المرسلین. علی صراط مستقیم.''

ترجمہ: بیشک آپ یقیناً صراط مستقیم پر بھیجے ہوئے ہیں۔''

ان آیات میں ''جملہ اسمیہ'' لایا گیا ہے جو کہ دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ھدایت اور صراط مستقیم پر ہونا ہر زمانہ میں ہے

☆ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومایَنطق عن الھوٰی. ان ھو الا وحی یوحی.''

ترجمہ: ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔''

ان آیات کی رو سے بھی عصمت ثابت ہے کیوں کہ آپ ﷺ کی ہر بات آپ کا ہر ارشاد اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور وحی کیسے غلط ہو سکتی ہے؟

☆ سورہ احزاب آیت 21 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ.''

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول اللہ بہترین نمونہ ہیں۔''

marfat.com

یہ آیت مبارکہ بھی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ساری سیرت طیبہ رشد وھدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہر قسم کے گناہوں وتقصیرات سے پاک ہے۔

یاد رهے که آپ ﷺ کی ساری سیرت مبارکہ، کامل نمونہ اور قابل اتباع ہے کے تحت محدثین اور فقہاءِ اسلام نے یہ صراحت تو فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے یہ حصے منسوخ ہیں (جیسے ابتداءِ اسلام میں دوران نماز سلام وکلام) یا سیرت طیبہ کے یہ حصے خاصہ ہیں (جیسے ایک وقت میں چار سے زیادہ نکاح) لہٰذا ان امور پر عمل نہ کیا جائے لیکن قسم بخدا آج تک کسی مفسر، کسی محدث، کسی فقیہ نے یہ نہیں کہا کہ سیرت طیبہ کا یہ حصہ گناہ یا کوتاہی ہے لہٰذا اس پر امت عمل نہ کرے کیوں کہ رب کعبہ کی قسم آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں آج تک ایک گناہ یا تقصیر ثابت نہیں۔

ظالمو! ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقینُ!

☆ سورہ نساء آیت نمبر 80 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ."

ترجمہ: اور جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

اس آیت مبارکہ میں اطاعتِ رسول کو اطاعت اللہ قرار دیا گیا ہے جس کا معنٰی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے رشد وھدایت اور نیکی کے سوا کچھ سرزد نہیں ہو سکتا چونکہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی اطاعت مطلقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو گناہوں سے پاک ماننا لازم ہے کیوں کہ اگر رسول اللہ ﷺ گناہ کریں گے تو گناہ میں اُن کی اطاعت کیسے اطاعت اللہ بنے گی۔

احادیث نبویہ سے بھی عقیدہ عصمت مصطفیٰ ثابت ہے اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث نبویہ پیش کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جو بات بھی رسول اللہ ﷺ سے سنتا تو لکھ لیتا تا کہ میں اسے محفوظ کر دوں تو مجھے قریش نے اس سے منع کیا اور کہا تو آپ ﷺ سے جو بھی سنتا ہے اسے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں غصے اور رضا دونوں حالتوں میں کلام کرتے ہیں تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا حق."

ترجمہ: "تو لکھ قسم بخدا اس سے ماسوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔"

حوالہ: "سنن ابوداؤد" کتاب العلم، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 157.

نیز عقل کی رو سے بھی نبی کا گناہوں سے معصوم ہونا ضروری ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان نہیں کہ وہ ایک شخص کو گناہوں سے روکنے کے لئے بھیجے اور اس شخص (نبی) کو گناہوں سے پاک نہ رکھے۔

نیز ہمارے آقا ومولیٰ حضور اکرم ﷺ کے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد سورہ بقرہ آیت 129 "یزکیھم" بیان ہوا ہے جس کا معنیٰ ہے وہ انہیں گناہوں کی آلودگی سے صاف فرماتے ہیں۔ لہٰذا کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کو تو گناہوں سے صاف فرمائیں اور خود گناہوں سے محفوظ نہ ہوں۔

marfat.com

ایک انتہائی خطرناک نظریہ!

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے یہاں آپ ﷺ کی خطاؤں کو معاف کرنے کا ترجمہ کیا ہے۔ جماعت اسلامی کے پیشوا ابوالاعلیٰ مودودی نے ''سیرت نبوی'' میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ سے دجال کی تفصیل بتانے میں غلطیاں ہوئیں۔ العیاذ باللہ!

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے ''ازالہ اوہام'' میں لکھا کہ آپ ﷺ سے مسیح موعود، دجال اور دابۃ الارض کی حقیقت کو سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ العیاذ باللہ!

یہ نظریہ کس قدر خطرناک ہے اس کے نتیجے میں تو سارے کا سارا دین مشکوک ہو جائے گا کیوں کہ جو شخص اس گستاخانہ نظریہ کو مان لے گا کہ آپ ﷺ سے خطائیں اور غلطیاں ہوئیں تو اس کے ذہن میں ضرور آئے گا کہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے عقائد اسلامیہ شان توحید و رسالت، ملائکہ، جنت و دوزخ وغیرہ اور عبادات و معاملات کی تفصیلات حتیٰ کہ وحی کے وصول کرنے اور پہنچانے میں بھی آپ ﷺ سے غلطیاں ہوئی ہوں گی۔ نیز یہ کہ محدثین اُس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جس کے راوی سے کسی وجہ سے (مثلاً ضعفِ حافظہ وغیرہ) کبھی روایت میں غلطی ہو جائے، تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نبوت و رسالت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمائے اور اسے حامل وحی اور شارع اسلام جیسی بے شمار عظیم الشان ذمہ داریاں عطا فرمائے اور پھر ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے غلطیاں ہوں۔ غلطیاں کرنے والا شخص راوی نہیں ہو سکتا تو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

لہٰذا مسلمانوں کے ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ مسلمان کے اجماعی اور اپنے اسلاف کے اسی عقیدہ پر پختہ رہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گناہوں، تقصیرات، غلطیوں اور خطاؤں سے پاک ہیں اور ان کی ساری سیرت طیبہ حق ہے اور امت کیلئے مینارۂ نور ہے یہی عقیدہ قرآن وسنت اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں کیا خوب عرض کیا۔

خلقت مبرأمن کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: آپ (اے نبی ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے گویا کہ آپ ﷺ اس طرح پیدا کیے گئے جیسا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے۔

لہٰذا ''**لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر**' اور "**واستغفر لذنبک و للمؤ منین والمؤمنات**" وغیر ھا سے مراد آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہیں کیوں کہ عرفِ عام میں قوم کے گناہوں کو سردار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، مقدمہ کو وکیل کا مقدمہ کہا جاتا ہے اور جب کوئی سردار اپنی قوم کی غلطی کی معافی مانگے اور اسے معافی مل جائے تو معافی دینے والا شخص، سردار سے کہتا ہے ''میں نے تمھارا قصور معاف کیا'' حالانکہ اس نے سردار کی قوم یا کسی فرد کا قصور معاف کیا ہوتا ہے۔

چنانچہ عظیم مفسر فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی جگہ فرماتے ہیں:

''**المراد ذنب المؤمنین.**''

اس سے مراد مؤمنین کے گناہ ہیں۔''

اور حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں:

marfat.com

''بان المراد ذنب المؤمنین.''
''اس سے مراد آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہیں۔''

لہٰذا اس آیت مبارکہ کا صحیح و

درست ترجمہ یہ ہے:

''تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمھارے پچھلوں کے۔''
(کنزالایمان، ازامام احمد رضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اور

''واستغفر لذنبک وللمؤ منین والمؤمنات''

کا صحیح ترین اور

درست ترجمہ یہ ہے:

''(اے محبوب!) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔''
(کنزالایمان، امام احمد رضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ:

اس آیت میں امام احمد رضاخان بریلوی قدس سرہ العزیز نے ''ذنب'' کا معنیٰ ''خاصوں'' کیا ہے جس پر نورِ علم سے محروم کچھ لوگوں نے اعتراضات اٹھائے ہیں حالانکہ لغتِ عرب میں ''ذنب'' کا ایک معنیٰ ''اتباعِ کاملہ'' کا بھی ہے (دیکھیے لسان العرب اور دیگر کتبِ لغات) اور آیت میں ''ذنب'' مصدر مبنی للفاعل ہے جس کا معنیٰ اعلیٰ درجہ کا پیروکار ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ ''آپ اپنے اعلیٰ درجہ کے پیروکاروں اور عام مؤمنین ومؤمنات کیلئے طلب بخشش فرمائیں۔''

10

ھادی کائنات ﷺ کے متعلق سخت گستاخیاں

قرآن مجید، سورہ والضحیٰ، آیت نمبر 7 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدیٰ.''

غلط ترجمے:

...... مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ اور اس فرقہ کے شیخ الہند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:
''پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی۔''

...... جماعت اسلامی کے پیشوا ابو الاعلیٰ مودودی نے ترجمہ کیا:
''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی''

...... قادیانیوں کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے لکھا:
''اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا پس ہدایت دی۔''

...... غیر مقلد وہابی نام نہاد اہل حدیثوں کے بزرگ وحید الزمان نے ترجمہ کیا:
''اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا۔''

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:
''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا تو آپ کو (شریعت کا) راستہ بتلادیا۔''

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں نجدی عالم محمد جوناگڑھی نے ترجمہ کیا:
''اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی۔''

...... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح

marfat.com

محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔''

جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر نے ترجمہ کیا:

اور آپ کو بے خبر پایا تو ہدایت دی''

شیعہ مترجم مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزل مقصود تک پہنچایا۔''

خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''کیا تو کبھی اِدھر کبھی اُدھر بھٹک نہ رہا تھا پھر کیا خدا نے تم کو ایک راہ راست نہ دکھائی''

تبصرہ:

یہ سب ترجمے قرآن وحدیث سے متصادم ہیں اور اِن میں بارگاہ نبوت میں سوئے ادب کا ارتکاب کیا گیا ہے اور امام الانبیاء ﷺ کو زمانہ جاہلیت کے بھٹکے لوگوں میں شامل کر دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نجم آیت نمبر 2 میں گواہی دی ہے:

''مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوىٰ.''

ترجمہ: ''تمہارے ساتھی (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی بہکے۔''

اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے کبھی نہ بہکنے اور کبھی نہ گمراہ ہونے کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے نیز یہ کہ آپ ﷺ کا نزول وحی سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیه وهوالتعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله ویتزود لذالک ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لمثلهاحتی جاءهٗ الحق.''

ترجمہ: ''آپ ﷺ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے تھے آپ وہاں متعدد دنوں تک عبادت کرتے تھے جب آپ کو اپنے گھر کا اشتیاق نہ ہوتا اور اس کیلئے توشہ ساتھ لئے جاتے تھے پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر لوٹتے اور اتنا ہی توشہ پھر لے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی الخ۔''

حوالہ: ''صحیح بخاری'' جلد اول، کتاب بدء الوحی.

اس حدیث مبارکہ سے نزول وحی سے قبل زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ کا عبادت کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہو رہا ہے اور ظاہر ہے کہ عبادت ایمان کے بغیر نہیں ہوتی لہذا یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ ایمان کا علم بھی رکھتے تھے اور ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے نیز یہ کہ زمینی حقائق بھی یہ ہیں کہ آپ ﷺ سے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت میں کبھی کوئی گناہ یا ناپسندیدہ کام سرزد نہیں ہوا۔ آپ ﷺ ہمیشہ ھدایت اور صراط مستقیم پر رہے اس پر سیرت نگاروں کا اجماع واقع ہوا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ضالاً ضلالت سے ہے اور ضلالت کا معنی گمراہی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضلالت کا لغت عرب میں ایک معنیٰ محبت میں خودرفتگی بھی ہے۔ قرآن مجید سورہ یوسف آیت نمبر 95 میں ہے:

''قالوا تاللّٰه انک لفی ضلالک القدیم.''

ترجمہ: ''بیٹے (برادران یوسف) بولے خدا کی قسم آپ اپنی پرانی خودرفتگی میں ہیں۔''

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی

marfat.com

تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وجدک محبا عاشقا مفرطاً فی الحب العشق."

ترجمہ: اے نبی ﷺ اللہ نے آپ کو بہت زیادہ اپنے رب سے محبت کرنے والا، عشق کرنے والا پایا۔"

لہٰذا اس آیتِ مبارکہ کا صحیح ترین اور

درست ترجمہ یہ ہے:

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

(کنزالایمان، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(11)

آپ ﷺ کی رحمت کا دائرہ تنگ کرنے کی سازش اور اپنے بڑوں کو رحمۃ للعالمین قرار دینے کی گستاخی

قرآن مجید، سورہ انبیاء، آیت نمبر 107 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ."

غلط ترجمے:

- ...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اور جب تجھ کو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر جہان کے لوگوں پر۔"

- ...... تفہیم القرآن میں ابوالاعلیٰ مودودی نے لکھا:

"اے محمد! ہم نے جو تجھے بھیجا ہے تو دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔"

- ...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

"آپ کو اور کسی کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہاں کے لوگ (یعنی مکلفین) پر مہربانی کیلئے۔"

- ...... غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

"اور ہم نے تم کو دنیا جہاں کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے اور بس۔"

تبصرہ:

آیت مذکورہ میں مودودی صاحب نے عالمین کا ترجمہ دنیا والے کیا ہے۔ محمود الحسن نے جہان کے لوگ کیا ہے۔ تھانوی صاحب نے جہان کے لوگ یعنی مکلفین کیا ہے۔ مکلفین وہ لوگ ہیں جو عبادات اور شرعی قوانین کے پابند ہیں بچے، پاگل اور بے ہوش وغیرہ غیر مکلفین ہیں۔ حافظ نذیر احمد دہلوی کے ترجمے کی رو سے بھی آپ ﷺ تمام جہانوں کی بجائے صرف مکلف لوگوں (یعنی جو احکام شرع کے پابند ہیں ان) کیلئے رحمت ہیں۔

العیاذ باللہ من ذالک!

الغرض ان تراجم میں حضور ﷺ کو پورے جہان کی بجائے جہان کی جز کیلئے رحمت قرار دیا ہے حالانکہ عالم (جہان) کا لغتِ عرب میں اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی ہر شئی پر ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مفسر قرآن قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

marfat.com

"والعالم اسم ما يعلم به كالخاتم والقالب غلب فيما يعلم به الصانع تعالىٰ و هو كل ما سواه من الجواهر والاعراض."

حوالہ: "تفسیر بیضاوی" سورہ فاتحہ، رب العالمین.

ترجمہ: "عالم ہر اس شئی کا نام ہے جس سے علم حاصل ہو جیسا کہ خاتم اور قالب اس کا غالب استعمال اُن چیزوں میں ہے جن سے صانعِ عالم کا علم حاصل ہو اور وہ اللہ کے سوا ہر چیز ہے خواہ جواہر سے ہو یا اعراض سے۔"

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ کے تحت برصغیر کے عظیم مفسر و متکلم صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی نے کیا خوب تحریر فرمایا، لکھتے ہیں:

"کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کیلئے بھی اور اس کیلئے جو ایمان نہ لایا۔ مؤمن کیلئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کیلئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھادیئے گئے۔"

پھر فرماتے ہیں: "تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ شھادت علمیہ وعینیہ وجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ہم تمام جہانوں کیلئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کیلئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔"

حوالہ: "خزائن العرفان" حاشیہ نمبر 189.

خاتمۃ المحققین امام شہاب الدین سید محمد الوسی بغدادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"المراد بالعالمين جميع الخلق فان العالم ماسوى الله تعالىٰ وصفاته جل شانه ...وكونه رحمة للجميع باعتبارانه عليه الصلوة السلام واسطة الفيض الالهي على الممكنات على حسب القوابل ولذا كان نوره اول المخلوقات ففي الخبر اول ما خلق الله نور نبيك يا جابر وجاء الله المعطى وانا القاسم و للصوفية قدست اسرارهم فى هذا الفصل كلام فوق ذالک."

ترجمہ: "عالمین سے مراد ساری مخلوق ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے سوا جو کچھ ہے، عالم ہے۔۔۔ اور آپ ﷺ کا تمام مخلوقات کیلئے رحمت ہونا اس طرح ہے کہ آپ ﷺ تمام ممکنات (جو چیزیں پیدا ہو چکی ہیں اور جو پیدا ہو سکتی ہیں) کیلئے حسب استعداد فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اور اسلئے کہ آپ ﷺ کا نور اول المخلوقات ہے اور حدیث میں ہے اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا تھا اور (حدیث میں) آیا ہے اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں پھر فرماتے ہیں کہ صوفیاء عظام قدست اسرارھم کا اس باب میں کلام اس سے بھی بلند ہے۔"

حوالہ: تفسیر روح المعانی، سورہ الانبیاء آیت 107.

کیا رحمۃ للعالمین صفت خاصہ ہے؟

رحمۃ للعالمین آپ ﷺ کی صفتِ خاصہ ہے کیوں کہ آپ ﷺ ہی کا نور اول المخلوقات ہے،

marfat.com

آپ ﷺ ہی اصلِ کائنات ہیں، آپ ﷺ ہی کے نور سے تمام مخلوق پیدا کی گئی اور آپ ﷺ ہی کائنات کیلئے فیض الٰہی کا واسطہ کبریٰ ہیں لہذا آپ ﷺ ہی تمام مخلوقات ولین و آخرین کے لئے رحمت ہیں۔

علماء دیو بند اور مرزاقادیانی کی گستاخی

رحمۃ للعالمین کے ترجمہ میں آپ ﷺ کی رحمت عامہ کا دائرہ تنگ کرنے کا جرم کم نہ تھا لیکن علماء دیوبند نے گستاخی کی انتہاء کر دی۔ دیو بندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں ہے:

''حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب (مرشد علماء دیوبند حاجی امداداللہ مہاجر مکی) کی وفات کی خبر ملی۔ کئی دن مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہو گی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت (حاجی امداداللہ) کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔''

حوالہ: افاضات یو میہ تھانوی، جلد 1، صفحہ 109.

دیوبندیوں کے مفتی اعظم رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا ''استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ رحمۃللعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ الجواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں۔'' (فتاوی رشیدیہ)

مفتی محمود حسن دیوبندی وفات پا گئے تو ماہنامہ تجلی دیوبند فروری 1963 میں اس طرح وفات کی خبر شائع کی گئی: ''آج نماز جمعہ پر یہ خبر جان کاہ سن کر دلِ حزین پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔''

جماعت احمدیہ کا بانی غلام احمد قادیانی وحی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔'' (حقیقت الوحی صفحہ:82)

درست ترجمہ:

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔''

(کنزالایمان، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

دیکھئے!

نجدی فکر کے علماء نے عالمین کا ترجمہ صرف دنیا کے لوگ کیا ہے اور امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عالمین کا ترجمہ سارے جہان کیا ہے اور سارے جہان کا لفظ کائنات کی ایک ایک شئی کو شامل ہے اور نبی اکرم ﷺ کی یہی شان ہے کہ آپ ﷺ تمام جن وانس، ملائکہ، زمین و آسمان، عرش معلیٰ اور کائنات کے ایک ایک ذرے کیلئے رحمت ہیں۔ رب العالمین ہونے کی حیثیت سے جس طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شئی کا رب ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ کائنات کی ایک ایک شئی کیلئے رحمت ہیں۔

امام احمد رضا نے کیا خوب فرمایا ؎

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

marfat.com

(12)
عقیدۂ شفاعت کی نفی کردی

قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت نمبر 48 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا یقبل منها شفاعة."

غلط ترجمے:

- حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:
"اور قبول نہ ہو اس کی طرف سفارش۔"
- جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے ترجمہ کیا:
"نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہو گی۔"
- مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم طاہر نے ترجمہ کیا:
"اور نہ اس سے کوئی شفاعت قبول کی جائیگی"
- حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جوناگڑھی نے ترجمہ کیا:
"اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہو سکتی ہے۔"
- جیل خانہ جات میں منظور شدہ ترجمہ قرآن مجید میں حافظ نذر احمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:
"اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائیگی۔"
- دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:
"اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہو سکتی ہے"
- خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
"اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے۔"
- اہل حدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:
"نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی۔"
- سر سید احمد خان نے ترجمہ کیا:
"اور اس کیلئے کوئی سفارش قبول نہ ہو گی۔"
- اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد نے ترجمہ کیا:
"اور نہ اس کی طرف سے (کسی کی) سفاش قبول ہو۔"
- جاوید غامدی کے استاذ امین اصلاحی نے ترجمہ کیا:
"نہ اسکی طرف سے کوئی سفارش قبول ہو گی"
- اہل حدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:
"اور اس کی سفارش بھی قبول نہ ہو گی۔"
- پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندہری نے ترجمہ کیا:
"اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے۔"

تبصرہ:

یہ سب تراجم قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں۔ سورہ سباء آیت 23 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ."

ترجمہ: "اور شفاعت نافع نہیں ہو گی مگر جس کیلئے وہ (اللہ تعالیٰ) اجازت دے گا۔"

جبکہ سنن ابن ماجہ ودیگر کتب میں حدیث ہے:

"قال رسول الله ﷺ اتدرون ما خیرنی ربی اللیلة قلنا الله ورسوله اعلم قال فانه خیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین شفاعی فاخترت الشفاعة قلنا یا رسول ادع الله ان یجعلنا من اهلها قال

marfat.com

ھی لکل مسلم.''

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے میرے رب نے آج رات مجھے کیا اختیار دیا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک اس نے مجھے آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے یا میری شفاعت میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا ہے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمیں بھی اس (شفاعت) کے اہل سے فرمادے۔ تو فرمایا: وہ (شفاعت) ہر مسلمان کیلئے ہے۔''

مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 135 میں ہے:
یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

اسی ''سنن ابن ماجہ'' کی حدیث 4311 میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے شفاعت اور آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیوں کہ وہ سب کو عام ہونے والی اور سب کیلئے کفایت کرنے والی صورت ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ صرف متقی لوگوں کیلئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں، خطا کاروں اور لتھڑے ہوئے لوگوں کیلئے ہے۔

قرآن مجید سورہ بنی اسرائیل آیت 79 میں ہے:
''عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا.''
یعنی آپ کا رب آپ کو مقام محمود پہ فائز فرمائیگا۔

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مقام محمود کے متعلق فرماتے ہیں:

''لوگ قیامت کے روز گروہوں میں بٹ جائیں گے ہر امت اپنے نبی کے پیچھے چلے گی لوگ کہیں گے یا فلاں شفاعت کر، اے فلاں شفاعت کر حتی کہ شفاعت کا معاملہ نبی ﷺ تک پہنچے گا اور یہی وہ وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

الغرض شفاعت مصطفیٰ کی احادیث کتب صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں معنوی طور پر تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں بلکہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے شہداء، علماء حتی کہ مردہ پیدا ہونے والے بچے بھی شفاعت کریں گے۔ لہذا اس مقام پر مفسرین نے اس ارشاد کو کفار کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ چنانچہ امام بیضاوی اسی جگہ فرماتے ہیں:

''وقد تمسک المعتزلة بھذہ الایة علی نفی الشفاعة لاھل الکبار واجیب بانھا مخصوصة بالکفار للآیا ت والاحادیث الواردة فی الشفاعة و یؤیدہ ان الخطاب معھم.''

ترجمہ: ''اور تحقیق معتزلہ فرقہ نے یہاں سے کبیرہ گناہ والوں کیلئے شفاعت نہ ہونے پر استدلال کیا ہے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ آیت کفار کیساتھ مخصوص ہے کیوں کہ شفاعت کے بارے میں آیات اور احادیث وارد ہیں اور اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت میں خطاب یہود کے ساتھ ہے۔''

لہذا اس آیت کا صحیح اور

درست ترجمہ یہ ہے:

''اور نہ (کافر کیلئے) کوئی سفارش مانی جائے گی۔'' (کنزالایمان)

marfat.com

(13)

جدالانبیاء حضرت ابرہیم علیہ السلام کی طرف ارتکاب شرک کی نسبت

قرآن مجید، سورہ انعام، آیت نمبر 76 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فلما جن عليه الليل رأى كوكبا قال هذا ربى."

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"پھر جب اندھیرا کیا اس پر رات نے دیکھا اس نے ایک ستارہ، بولا یہ میرا رب ہے۔"

...... جماعت اسلامی کے مودودی نے ترجمہ کیا:

"چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا کہا یہ میرا رب ہے۔"

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے لکھا:

"پس جب رات اس پر چھا گئی اس نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔"

...... دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی نے لکھا:

"پھر رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا یہ میرا رب ہے۔"

...... جیل خانہ جات میں منظور شدہ ترجمہ قرآن مجید میں نذر احمد نے ترجمہ کیا:

"پھر جب اس پر رات نے اندھیرا کر لیا تو ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے۔"

...... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

"یعنی رات نے ان کو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو (آسمان میں) ایک ستارہ نظر پڑا کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔"

...... اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

"پھر رات کا اندھیرا اس پر ہوا تو ایک ستارے کو دیکھ کر بولا یہ میرا رب ہے۔"

...... اہل حدیثوں کے نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

"تو جب ان پر رات چھا گئی ان کو ایک ستارہ نظر آیا لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے۔"

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔"

...... اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

"تو جب رات کی اندھیری اس پر چھا گئی اس نے ایک تارہ دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔"

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

"پس جب رات نے اس کو ڈھانپ لیا، اس نے ایک تارے کو دیکھا، بولا یہ میرا رب ہے۔"

تبصرہ:

اسی طرح جب آپ نے چاند اور سورج کو دیکھا، تو اس جگہ بھی سب مترجمین نے جملہ خبریہ کے انداز میں ترجمہ کیا جس سے لازم آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ

marfat.com

السلام نے ابتداء میں تارے، چاند اور سورج کو رب مان لیا تھا اور بعد میں آپ نے اسی کی تردید کی تھی۔ ان غلط تراجم سے دورات اور ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرک ہونا لازم آتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نبی ایک لمحہ کیلئے بھی شرک نہیں کر سکتا۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 51 میں ارشاد ربانی ہے:

''وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ.''

ترجمہ: ''اور البتہ تحقیق ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت عطا فرمادی ہوئی تھی۔''

اور ستارے، چاند و سورج کے واقعہ سے پہلے سورہ انعام آیت 75 میں رب العالمین نے فرمایا:

''وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ.''

ترجمہ: اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں سے ہوں۔''

اس کے بعد حرف ''فاء'' تعقیب سے ستارے، چاند اور سورج کو دیکھنے کا واقعہ بیان فرمایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ تارا، چاند اور سورج کے واقعہ سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کامل الایمان تھے۔

چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی اپنی معرکۃ الآراء کتاب شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

''انهم معصومون عن الكفر قبل الوحی وبعده بالاجماع.''

''یعنی وہ انبیاء بعثت سے پہلے اور اسکے بعد بالاجماع کفر سے معصوم ہیں۔''

لہذا اہلسنت نے ''هذا ربی'' کو استفہام انکاری قرار دیا ہے اور امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمہ فرمایا:

درست ترجمہ:

''بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟''

اس ایمان افروز ترجمہ سے مشرکین پر دلیل بھی قائم ہو گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک لمحہ کیلئے مشرک ہونا بھی لازم نہ آیا۔

(14)

نبی اللہ یونس علیہ السلام پر بدعقیدگی کا بہتان

قرآن مجید، سورہ انبیاء: آیت نمبر 87 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' فظن ان لن نقدر علیه.''

غلط ترجمہ:

- ...... پی ٹی وی پر منظور شدہ ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکتے۔''

- ...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو۔''

- ...... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ

marfat.com

قرآن میں جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

''اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور خیال کیا ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔''

تبصرہ:

یہ سب ترجمے بتا رہے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے آپ پر قابو پانے سے اللہ تعالیٰ کو عاجز خیال کیا۔ یہ پیغمبر خدا حضرت یونس علیہ السلام پر کتنا بڑا بہتان ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

'' اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.''

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کو کسی ممکن کام سے عاجز خیال کرنا کفر ہے لہذا اصحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت فرمائی ہے کہ آیتِ مذکورہ میں نَقْدِرَ قدرت کی بجائے قدر (بمعنی تنگی) سے ہے جیسا کہ قرآن مجید، سورہ رعد آیت نمبر 26 میں ہے:

''اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ.''

ترجمہ: ''اللہ رزق کو پھیلا دیتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور تنگی کر دیتا ہے۔''

چنانچہ دیکھئے امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا ہی خوب ترجمہ فرمایا:

درست ترجمہ:

''پھر گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کرینگے۔''

الحمدللہ! یہ ترجمہ درست ہے اور قابو نہ پاسکنے کا خیال، کفریہ خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ایسے خیال سے پاک ہوتا ہے۔ بلکہ ایک عام آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ خیال نہیں لاسکتا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام سے عاجز ہے۔

سچی بات تو یہی ہے کہ

بد عقیدگی کی وجہ سے یہ بڑے بڑے اساطین علم، نورِ علم اور نورِ ہدایت سے محروم کر دیئے گئے۔

(15)

غلط ترجمہ کرنے والوں نے ہر شخص کو رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی چھٹی دے دی

قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت نمبر 184 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وعلى الذين يطيقو نه فدية طعام مسكين.''

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''اور جن کو طاقت ہے روزہ کی ان کے ذمہ بدلا ہے ایک فقیر کا کھانا۔''

...... جماعت اسلامی کے ابوالاعلیٰ مودودی نے لکھا:

''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔''

...... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ

marfat.com

قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:
''اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔''

...... اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:
''اور جو لوگ اس (روزہ) کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا دینا واجب ہے۔''

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:
''اور جو لوگ ایک مسکین کو کھانا کھلا سکیں ان پر ایک روزے کا بدلہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔''

...... جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر نے ترجمہ کیا:
''اور ان پر ہے جو طاقت رکھتے ہیں ایک نادار کو کھانا کھلانے کی۔''

...... اہلحدیثوں کے مولوی نذیر احمد نے ترجمہ کیا:
اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہے ان پر (ایک روزے کا) بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
''اور جو طاقت رکھتے ہوں (یا جن کیلئے روزہ رکھنا مشکل ہو) وہ ایک روزے کے فدیہ میں کسی مسکین شخص کو دو دفعہ کھانا دیں۔''

...... سر سید احمد خاں نے ترجمہ کیا:
''ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں بدلا دینا ہے ایک محتاج کی خوراک کا۔''

...... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:
''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔''

تبصرہ:

اس ترجمے میں ہر شخص کو روزہ نہ رکھنے کی چھٹی دے دی گئی ہے حالانکہ اس ترجمے پر کسی کا بھی عمل نہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک ابتداء اسلام میں روزہ کی طاقت رکھنے والوں کو، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ دینے کی رخصت تھی۔ لیکن ان سب مفسرین کے نزدیک یہ حکم شرعی منسوخ ہو گیا۔

لیکن صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سمیت مفسرین کی ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور ''يُطِيْقُوْنَهٗ'' میں باب افعال کا ہمزہ سلب کیلئے ہے اور اس کا معنیٰ یہ ہے ''اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہ رکھیں تو وہ اس کا فدیہ (بدلہ) ایک مسکین کا کھانا دیں۔''

امام نسائی نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ''جن لوگوں پر روزہ دشوار ہو تو وہ ایک روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں یہ رخصت اس بوڑھے کیلئے ہے جو روزہ نہ رکھ سکے یا اس مریض کیلئے ہے جسے شفاء کی امید نہ ہو۔

حوالہ: سنن کبریٰ'' جلد2، صفحہ 111،112.

لہٰذا

درست ترجمہ:

''اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔'' (کنزالایمان)

marfat.com

(16)

مااھل بہ لغیر اللہ کا انگریزی دور میں وضع کیا گیا خطرناک ترجمہ

قرآن مجید، سورہ بقرہ: آیت نمبر 173 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل به لغیر اللہ."

غلط ترجمے:

..... مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ (پرنسپل) محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اس نے تم پر یہی حرام کیا ہے مردہ جانور اور لہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔"

..... ابوالاعلیٰ مودودی نے ترجمہ کیا:

"اللہ کی طرف اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ، خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔"

..... حافظ نذر نے ترجمہ کیا:

"درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا ہے مردار، خون، سؤر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا۔"

..... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام۔"

..... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

"اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف حرام کیا ہے مردار کو اور خون کو (جو بہتا ہو) اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح اس کے سب اجزاء (کو بھی) اور ایسے جانور کو جو (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔"

..... فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

"اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔"

..... اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

"ہاں میتہ (مردار) اور خون اور گوشت خنزیر اور جو اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو بے شک تم پر حرام ہے۔"

تبصرہ:

ان تراجم میں، جس چیز پر غیر خدا کا نام لیا جائے اُسے حرام قرار دیا گیا ہے لہذا اس ترجمے کی رو سے دنیا کی ہر چیز حرام قرار پاجاتی ہے کیوں کہ ہر چیز پر غیر خدا کا نام آتا ہے جیسے زید کی گاڑی، بکر کی بیوی، خالد کی کھیتی، ناصر کا مکان، فلاں کے عقیقہ کا بکرا، فلاں کی قربانی کی گائے، حتیٰ کہ مساجد پر غیر خدا کا نام پکارا جاتا ہے جیسا کہ مسجد نبوی، مسجد ابو بکر، مسجد فاطمہ، مسجد علی، فیصل مسجد، عالمگیری مسجد، وزیر خاں مسجد وغیرہ۔

حالانکہ حلال و حرام ہونے کا دارومدار وقتِ ذبح پر ہوتا ہے اور جس جانور کو ذبح کے وقت غیر اللہ کے نام پر

marfat.com

ذبح کیا جائے صرف وہ جانور اس آیت کی رو سے حرام ہے۔

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت تفسیر ابن عباس میں فرماتے ہیں:

"اَیْ مَا ذُبِحَ لِغَیْرِ اسْمِ اللّٰہِ عَمَداً لِّلْاَصْنَام."

یعنی "وہ جانور جو اللہ کے سوا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔"

لیکن حیرت ہے کہ اہلسنت کے مخالف مترجمین نے ایسے غلط ترجمے کئے ہیں جن کی رو سے دنیا کی ہر شئی حرام ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ لوگ اس قسم کے غلط ترجمے کر کے اولیاء کرام کو ثواب پہنچانے کیلئے جو اشیاء راہ خدا میں خرچ کی جاتی ہیں اور پھر اُن اشیاء کو مجازی طور پر بزرگانِ دین کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، کو حرام قرار دے کر ختم و درود اور ایصال ثواب کے سلسلوں کو بند کرانا چاہتے ہیں حالانکہ ایصالِ ثواب کی اشیاء پر بزرگوں کا نام پکارنا سنت سے ثابت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! سعد کی والدہ وفات پا گئیں پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"پانی"

تو انہوں نے کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی ماں کا ہے۔"

حوالہ: "سنن ابوداؤد" کتاب الزکوٰۃ، باب فی فضل سقی الماء، حدیث نمبر 1431، ترقیم العلمیہ۔

جس طرح آج کل اہلسنت کہتے ہیں حضور داتا صاحب کی دیگ یا غوث پاک کا بکرا۔ اسی طرح صحابی رسول حضرت سعد نے صدقہ کی چیز پر اپنی والدہ کا نام لیا اور یہ کنواں بعد میں "بیر ام سعد" کے نام سے مشہور ہوا۔ نہ نبی اکرم ﷺ نے اسے حرام قرار دیا اور نہ ہی بعد میں کسی عالم نے اس کنواں کے نام کو شرکیہ قرار دیا۔

حضرت سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ و مربی اور مشہور مفسر قرآن حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ "تفسیراتِ احمدیہ" میں فرماتے ہیں:

"ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم في زماننا حلال طيب لانه لم يذكر اسم غير الله عليه عند الذبح."

ترجمہ "بیشک جس گائے کی اولیاء کرام کے نام نذر مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج ہے حلال وطیب ہے کیونکہ اس پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہیں ذکر کیا جاتا۔"

مخالفین کی مسلمہ شخصیت شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

" وآنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح وے بغیر خدا."

یعنی "وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا جائے۔"

لہٰذا یہی ہے صحیح اور

درست ترجمہ:

"اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔" (کنزالایمان)

marfat.com

حسنین کریمین، امیر معاویہ اور واقعہ کربلا کے اسباق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ."

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

حوالہ: "جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین، حدیث اول.

حدیث بالا میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پیارے نواسے حضرت امام حسن بن حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہما اور حضرت امام حسین بن حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہما ہیں۔

جنتی نوجوانوں سے مراد وہ جنتی مسلمان ہیں جنہوں نے جوانی میں یعنی اٹھارہ اور تیس سال کی عمر کے اندر وفات پائی، وگرنہ جنت میں تو سب نوجوان ہونگے۔ یا انبیاء کرام اور خلفاء راشدین چھوڑ کر باقی اہل جنت مراد ہیں۔ یا پھر جنتی نوجوانوں سے مراد وہ بہادر مسلمان ہیں جنہوں نے دین کی عظمت و سربلندی کی خاطر جرأتمندانہ کردار ادا کیا۔ کیونکہ عرف میں لفظ جوان کا اطلاق بہادر و شجاع شخص پر بھی ہوتا ہے، اگرچہ وہ عمر کے اعتبار سے بوڑھا ہو چکا ہو۔ اس صورت میں بھی انبیاء کرام اور خلفاء راشدین مستثنٰی ہونگے، کیوں کہ انبیاء کرام اور خلفاء راشدین کا مقام و مرتبہ شہزادگان کے مقام و مرتبہ سے بلند تر ہے۔

امام حسن رضی اللہ عنہ

جنتی نوجوانوں کے سردار کیوں؟

امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحیح بخاری، جامع ترمذی و دیگر کتب میں ارشاد نبوی ہے:

"ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین."

ترجمہ: "بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کروائے گا۔"

حضور دانائے غیوب ﷺ کی اسی پیش گوئی کے مطابق امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت و حکومت سے دستبردار ہو کر صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت فرما کر امت مسلمہ کو خانہ جنگی سے بچالیا۔

اس اجمال کی قدرے تفصیل اس طرح ہے کہ خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے پیچھے ایک گہری سازش تھی، جس کی وجہ سے بہت سے مخلص لوگ بھی اصل حالات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے سازشیوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی حکومت قائم ہونے کے باوجود ابھی ان سازشیوں کا زور نہیں ٹوٹا تھا۔ لہذا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے لیے فوری طور پر قاتلین عثمان سے قصاص

marfat.com

لینا ممکن نہ تھا۔ جس سے ناراض ہو کر گورنر شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور شام اور بعض دیگر علاقوں میں آپ نے اپنی حکومت قائم کر دی۔

اس اجتہادی اختلاف کیوجہ سے امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان صفین کے مقام پر زبردست جنگ ہوئی، جس کے بعد امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مسلمان دو بڑے حصوں میں بٹے رہے۔ چنانچہ رمضان 40ھ میں امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے حامی مسلمانوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین منتخب کر لیا۔ لیکن صرف چھ ماہ کے بعد آپ امت مسلمہ کے اتحاد اور مسلمانوں کو خانہ جنگی سے بچانے کی خاطر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے اور اس طرح آپ کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح ہو گئی اور اس کے بعد پھر سے فتوحات اسلامی کا سلسلہ جو کہ مسلمانوں کی باہمی جنگوں کی وجہ سے بند ہو گیا تھا، شروع ہو گیا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخوں لیے لمحہ فکریہ!

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور اس کے ساتھ آپ کو کاتب وحی اور رسول اللہ ﷺ کا سالا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور قرآن مجید کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی خطاؤں کو خدا تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے۔ اور ان سے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض لوگ سنی کہلانے کے باوجود امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہادی اختلاف اور اجتہادی جنگ کی بنا پر صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں۔

ایسے لوگ بخاری شریف کی حدیث پاک میں غور فرمائیں! جس میں ارشاد نبوی ہے کہ:

''میرا یہ بیٹا (حسن) سردار ہے میرا خیال ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کروا دے گا۔''

حدیث پاک میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کی جماعتوں جماعتوں کو مسلمان قرار دیا گیا ہے اور مصالحت کرانے کو اللہ تعالی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں اس مصالحت کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا امام و حاکم تسلیم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کے بارے میں کسی مسلمان کیلئے کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء اسلام نے صحابی رسول امیر معاویہ سمیت کسی بھی صحابی رسول کی توہین کرنے والے شخص کو گمراہ اور جہنمی قرار دیا ہے اور صحابی رسول امیر معاویہ کی عظمت و شان کی آیات اور احادیث کے مقابلہ میں تاریخ کی کمزور اور غیر مستند روایات کو رد کیا ہے۔

سر داد نہ داد دست در دست یزید

امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "ماثبت بالسنہ" میں فرماتے ہیں:

marfat.com

"فامتنع الحسین من بیعة یزید لانه کان فاسقا مدمنا للخمر ظالما."

ترجمہ: ''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا کیونکہ وہ فسق وفجور کا مرتکب، شرابی اور ظالم تھا۔''

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے تمام ترغیبات اور مصالح کو ٹھکراتے ہوئے یزید پلید کی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند کیا، جو شریعت اسلامیہ کی رو سے مسلمانوں کا امام وحاکم بننے کا اہل نہ تھا۔ آپ کے اعزاء واقرباء اور اپنے بیٹے آپ کے سامنے شہید کر دیے گئے اور اس دوران آپ کو بار بار یزید پلید کی بیعت کرنے کی پیشکش کی جاتی رہی، لیکن آپ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے حتی کہ اپنی جان بھی راہ حق میں قربان کر دی۔ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب فرمایا۔

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

واقعہ کربلا میں امت مسلمہ کیلئے کیا کیا اسباق ہیں؟

(1)

مسلمانوں اور بالخصوص علماء ومشائخ کو چاہیے کہ وہ یزید خصلت حکمرانوں کے خلاف علم جہاد بلند کریں۔ دنیا کے معمولی مفادات و مصلحتوں کی خاطر حق کو نہ چھپائیں اور عظمت دین کے لیے قربانیاں پیش کریں۔

(2)

امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا معلّٰی میں بظاہر پسپا ہوئے لیکن تاریخ اسلام نے آپ ہی کو فاتح و کامران قرار دیا ہے۔ جس سے نتیجہ واضح ہے کہ کسی دینی تحریک میں مقاصد حاصل نہ ہونے یا مصائب پہنچنے سے مسلمانوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ کیونکہ اصل فتح اور کامیابی کلمہ حق پر ڈٹ جانا اور کلمہ حق کی آواز کو بلند کرنا ہے۔

(3)

امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا معلّٰی میں قیامت خیز مصائب وآلام پہنچنے پر اپنے اہل بیت کو صبر کی تلقین فرمائی اور ماتم ونوحہ سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب "اعلام الوری باعلام الهدی" میں ہے:

''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت پانے سے پہلے اپنی ہمشیرہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا بیشک میرے لیے اور ہر مسلمان کے لیے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں''..... پھر فرمایا ''اے میری بہن! میں تجھے قسم دیتا ہوں، میری قسم کو ضرور پورا کرنا!

"لاتشقی علی جیبا"

ترجمہ: ''مجھ پر اپنے گریبان چاک نہ کرنا۔''

"ولاتخمشی علی وجها"

ترجمہ: اور مجھ پر اپنا چہرہ ہرگز نہ نوچنا۔''

"ولاتدعی بالویل والثبور"

ترجمہ: ''ہلاکت! جیسے کلمات کیساتھ بین نہ کرنا''

"اذا انا هلکت."

ترجمہ: ''جب میں شہید ہو جاؤں۔''

(4)

آپ نے میدان کربلا میں جب کہ آپ کے تمام ساتھی اور رشتہ دار شہید ہو چکے تھے اور آپ کا اپنا جسم تیروں سے چھلنی ہو چکا تھا، نماز ترک نہیں کی۔ جس سے نماز کی اہمیت وفرضیت واضح ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ

marfat.com

کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے لیے نماز معاف نہیں۔ جو جعلی پیر نماز کی چھٹی دیتے ہیں، وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیروکار نہیں، بلکہ شیطان کے طریقے پر ہیں۔

(5)

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صالح مسلمانوں کی حکومت کے قیام کیلئے جدوجہد کریں اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہ کیا جائے۔

یزید کے حامیوں کیلئے مخلصانہ نصیحت

دیوبندی وہابی فکر کے لوگوں نے اپنی کتابوں ''رشید ابن رشید'' اور ''تبصرہ محمودی'' وغیرھا میں یزید لعین کو امیر المومنین، مجاہد اسلام، جنتی اور وصلی اللہ تعالی علی امیرالمؤمنین یزید کے خطابات دیے ہیں اور شہزادۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو فتنہ پرور، باغی، جاہلیت کی موت مرنے والا، فسادی، خدا اور رسول کا غدار جیسی غلیظ گالیاں دی ہیں۔

یزید کے حامیو! رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام لے کر آپ کو جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا سردار مان لو! اور گستاخانہ عقائد سے توبہ کر لو!

یزید کے حامیوں کی دلیل اور اس کا جواب

یزید کے حامی اس حدیث پاک سے یزید کا جنتی ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

"اول حبیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لھم."

ترجمہ: ''میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملہ کریگا، انکے گناہ بخش دیئے جائینگے۔''

یزید کے حامیوں کا دعوی ہے کہ یزید اس لشکر میں شامل تھا، لہذا یزید جنتی ہے۔

جواب:

یہ ہے کہ اس حدیث مبارک میں یزید کا نام موجود نہیں اور جنتی ہونے کا لفظ بھی موجود نہیں، جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام مبارک اور جنتی نوجوانوں کا سردار ہونا، حدیث پاک میں صاف صاف موجود ہے۔ جبکہ مدینۂ قیصر والی حدیث میں ''مغفور لھم'' کا لفظ ہے۔ جیسے حاجی اور روزہ دار کے لیے بھی اس قسم کے الفاظ حدیثوں میں آتے ہیں، جس سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کی بخشش ثابت ہوتی ہے، نہ کہ جنتی ہونا۔

علاوہ ازیں تحقیق یہ ہے کہ یزید پہلے لشکر میں شامل نہیں تھا۔ کیونکہ پہلا لشکر جس نے قیصر کے شہر پر حملہ کیا تھا، اس کی کمان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے 32ھ میں کی تھی اور اس وقت یزید کی عمر چار پانچ سال تھی۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر دمشقی البدایہ جلد 7 صفحہ 159 پر لکھتے ہیں:

"وفیھا (۳۲ھ) غزا معاویة بلادالروم حتی بلغ المضیق مقیق قسطنطنیه"

''یعنی 32 ھجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مملکت روم کے شہروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی تنگ نائے تک پہنچ گئے۔''

یزید کے حامیوں کو اس نکتہ پر غور کرنا چاہئے کہ فقہ کے چاروں اماموں کا یزید کے فسق وفجور پر اجماع قائم ہو چکا ہے، جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے بارے میں ان گنت احادیث نبویہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔ لہذا نجات اسی میں ہے کہ اس گستاخانہ عقیدہ سے توبہ کر لیں۔ **وما علینا الا البلاغ !!!**

درج: پیر محمد افضل قادری

marfat.com

In the year 10 A.H., when the Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) was keeping the fast of Ashurah, the Sahaba-e-Kiraam (ridwaan nulahi ta'ala ajma'in) requested, "This is that day which is honoured by the Jews and Christians." The Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) said, "If I am here next year, then I shall also fast on the 9th (of Muharram)." (Mishkat Shareef, Pg. 179)

If is for this reason that we should not only fast on the tenth, but also on the ninth of Muharram-ul-Haraam.

Important A'maal (practices) on Yaum-e-Ashurah

It is recorded in "Tafseer Roohul Bayaan" that the person who stays awake on the night of Ashurah gains the Sawaab of the Mala'ikah.

The Masha'ikh have stated that by making Ghusl on this day, the sicknesses for the entire year are washed away.

Shaami in "Kitaabus Saum" states that using surma on this day will not cause they eye to pain for the entire year.

MUHARRAM

Muharram also brings with it the brilliant lesson from the History of Islam, in the Hijrat of Rasoolullah (sallal laahu alaihi wasallam) from Mecca to Madinatul Munawwarah. According to history, when Rasool-e-Paak (sallal laahu alaihi wasallam) arrived in Madina, Abdullah bin Salaam, the famous Jewish scholar was busy breaking dates in his garden. When news of Rasoolullah's (sallal laahu alaihi wasallam) arrival reached him, he immediately set out to observe Rasoolullah's (sallal laahu alaihi wasallam) activities. Before long he found himself in the midst of the Muslims of Madina where Nabi-e-Paak (sallal laahu alaihi wasallam) was addressing the Muslims thus, "O people! Get into the habit of greeting one another at all times, and feed one another, and treat your relatives and friends with love and kindness. And when everyone is asleep at night, remember to pray to Almighty Allah at that time. If you keep up in practice with these things then you shall enter Jannah in peace."

This Prophetic advice bears glad tidings for Muslims throughout the ages. Alas! Had the Muslims of today only given heed to, and practised upon this advice, it would have produced the solutions to nearly all their problems. Hidden embodied in this advice is the secrets of the success of this world and the Hereafter.

This advice had produced a deeply profound effect on Abdullah bin Salaam, so much so that he went to the house of Hazrat Abu Ayoob Ansari (radi Allahu anhu) and addressed the Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) in the following manner, "I accept your claim of Prophethood and I sincerely believe that your religion (Islam) is a true religion." Having made this announcement, he accepted Islam.

It was also during the month of Muharram that history had recorded the events of Karbala regarding Sayyiduna Hazrat Imam Husain (radi Allahu anhu). The martyrdom of Hazrat Imam Husain (radi Allahu anhu) had breathed new life into the spirit of Islam regarding the values of Imaan.

Sunni Muslims the world over, in their remembrance of the Ahle-Bait and Hazrat Imam Husain (radi Allahu anhum ajma'in), engage themselves in feeding the poor in their memory as a mark of respect. On this ocassion, it is imperative to reflect as to what aspect of the great Imam's life we Muslims are emulating to improve ourselves spiritually. Should we lack the enthusiasm to put into practice the teachings of the Sunnah which Sayyiduna Imam Husain (radi Allahu anhu) followed so truthfully that he paid the ultimate price for it, we should sit back and question our sincerity in the love for Almighty Allah, His Rasool (sallal laahu alaihi wasallam), the Ahle-Bait, and the beloved Sahaba like Sayyiduna Abu Bakr, Sayyiduna Umar, Sayyiduna Uthman and Sayyiduna Ali (ridwanullahi ta'ala ajma'in).

It is the love of the Ahle-Bait and the Sahaba-e-Kiraam (ridwanullahi ta'ala ajma'in) that should produce the driving force in emulating closely in our lives the Sunnah of Rasoolullah (sallal laahu alaihi wasallam). This alone in these times would not only provide the guiding light spiritually, but also be a source of great Barakah and reward in this world and the Hereafter.

....

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ashurah and Muharram

The conventional meaning of Ashura in the Shariah refers to the 10th of Muharram-ul-Haraam. In his distinguished book, "Ghuniyatut Taalibeen", Hazrat Ghaus-ul-Azam, Sheikh Abdul Qaadir Jilani (radi Allahu anhu) writes that the Ulema have a difference of opinion, as to why this day is known as Ashura. Since the reason has been explained in various ways, the consensus of the majority of the Ulema is that it is known as Ashurah because it is the 10th day of Muharram, while certain Ulema say that from the sacred days that Almighty Allah blessed the Ummat-e-Muhammadi with, this day is the 10th most important day, and it is for this reason that it is known as Ashurah. (Ghuniyatut Taalibeen, Pg. 428)

Significant Events concerning Ashurah

With the exception of the Martyrdom of Sayyiduna Imam-e-Hussain (radi Allahu anhu) there are also various other incidents which occurred on Yaum-e-Ashurah. It is also for those reasons that this day has received such excellence. In his internationally renowned Kitaab, "Nuzhatul Majaalis", Hazrat Sheikh Abdur Rahman Safoori (radi Allahu anhu) explains the following important events which took place on Yaum-e-Ashurah:

It was on this day that the Skies earth and the Lauw-e-Qalam came into existence.
It was on this day that Hazrat Adam (alaihis salaam) and Hazrat Hawa were created.
Hazrat Adam's (alaihis salaam) Tauba was accepted.
Hazrat Nooh's (alaihis salaam) Ark came on land.
Hazrat Ibrahim (alaihis salaam) received the status of Khaleelullah.
Hazrat Yaqub (alaihis salaam) met Hazrat Yusuf (alaihis salaam) after 40 years.
Hazrat Idrees (alaihis salaam) was raised into the skies.
Hazrat Ayub (alaihis salaam) regained his health.
Hazrat Yunus (alaihis salaam) was released from the stomach of the fish.
Hazrat Dawud's (alaihis salaam) Tauba was accepted.
Hazrat Sulaiman (alaihis salaam) received his Kingdom.
Hazrat Esa (alaihis salaam) was raised into the skies.
Hazrat Muhammad Mustapha (sallal laahu alaihi wasallam) made Nikah to Hazrat Bibi Khadija
It is on this day that Qiyamat will occur.

The Namaaz of Yaum-e-Ashurah

The Holy Prophet Muhammad Mustapha (sallal laahu alaihi wasallam) has stated, "That person who performs four rakaats of Namaaz on the day of Ashurah in this way, that he reads the entire Sura Ikhlaas (Qulhuwal laa) 11 times after Sura Fatiha in every rakaat, then Almighty Allah will forgive fifty years of his sins, and he will blessed with a Mimbar (pulpit) of Noor." (Nuzhatul Majalis, Vol.1, Pg. 181)

The Fasting of Yaum-e-Ashurah

To keep fast on the day of Ashurah is worthy of great reward. The Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) used to even fast on this day and He used to also command others to fast on this day. It is recorded in "Sahihain" from Hazrat Abu Moosa Ash'ari (radi Allahu anhu) that the Jews used to respect the day of Ashura and they also rejoiced on this day. The Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) commanded, "You too should fast in this day". In one Hadith of "Muslim", it is recorded that the Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) said, "On the day of Ashurah, the People of Khaibar keep fast, rejoice and dress their wives in good clothes and jewellery. O Muslims! You too should fast on this day."

Hazrat Qatadah (radi Allahu anhu) reports that the Holy Prophet (sallal laahu alaihi wasallam) has stated, "On the day of Ashurah I hope that through this (Ashurah) Almighty Allah will make it a means of Kafaara for past sins." (Mishkat Shareef, Pg. 179)

marfat.com

اخبارات سے لی گئیں چند اہم سنیپس قارئین کیلئے شائع کی جارہی ہے، مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.ahlesunnat.info ملاحظہ فرمائیں!

اسلام آباد: دشمنان اسلام کی سازشوں، غیر ملکی مداخلت، دہشت گردانہ غیر اسلامی کاروائیوں، مساجد و مزارات کی بے حرمتی، قتل عام اور بلوچستان میں حالات کی خرابی کے خلاف تنظیم اہلسنت کی 4 مئی 09 کو نکالی گئی "حقیقی نظام مصطفیٰ نافذ کرو ریلی" سپر مارکیٹ سے پارلیمنٹ کی طرف جاری ہے

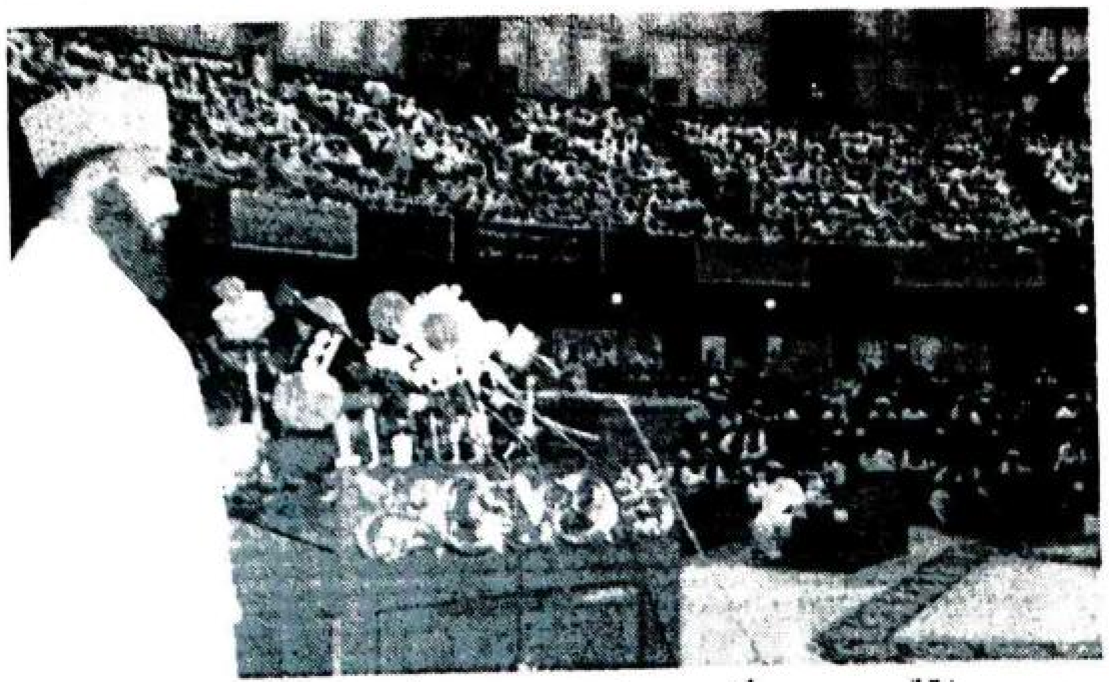

اسلام آباد: امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کنونشن سنٹر میں علماء و مشائخ کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔

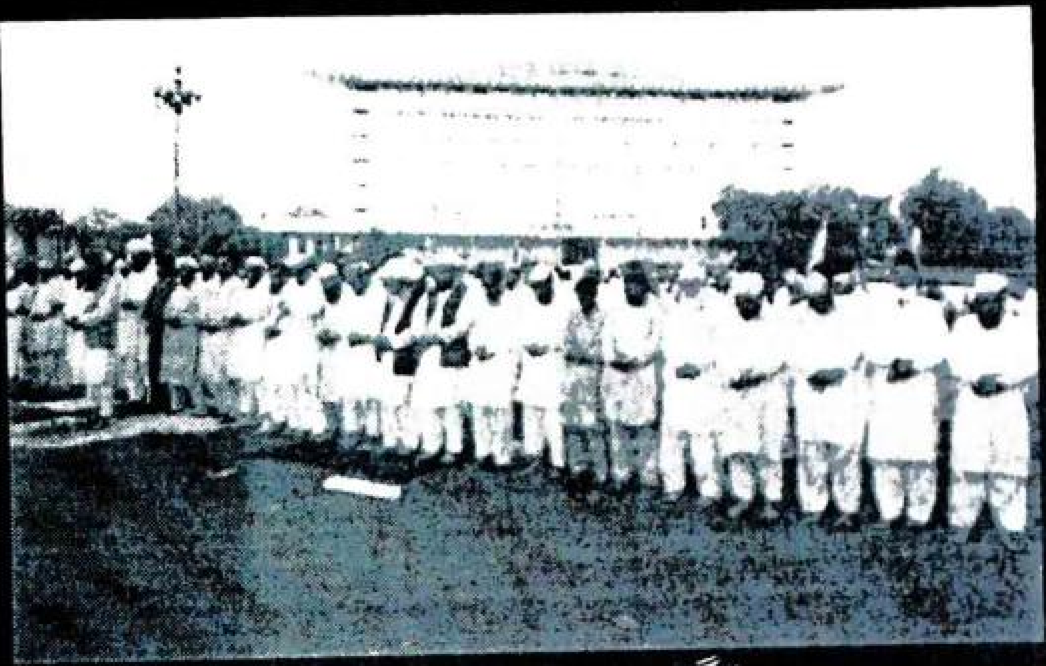

لاہور: 10 جون 09 کو گجرات تا لاہور "کاروان نظام مصطفیٰ ﷺ" کے اختتام پر پیر محمد افضل قادری پنجاب اسمبلی کے باہر نماز عصر کی امامت کروا رہے ہیں۔

لاہور: نعلین رسول کی تاحال عدم بازیابی اور گورنر سلمان کی قانون ناموس رسالت کو ختم کرنے سے متعلق بیان بازی کیخلاف تنظیم اہلسنت کی احتجاجی ریلی داتا دربار سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کیطرف جاری ہے، علماء مشائخ سمیت کثیر حضرات شریک ہیں

گجرات: کچہری میں قیصر حیدری کی گستاخانہ تصنیف کیخلاف احتجاجی جلسہ سے پیر محمد افضل قادری خطاب کر رہے ہیں، مفتی کمال الدین، سید زاہد صدیق شاہ، پیر محمود اعوان، حکیم جواد الرحمان، مولانا شاہد چشتی، علامہ ابوتراب، مولانا شائق، سمیت ہزاروں غلامان رسول شریک ہیں

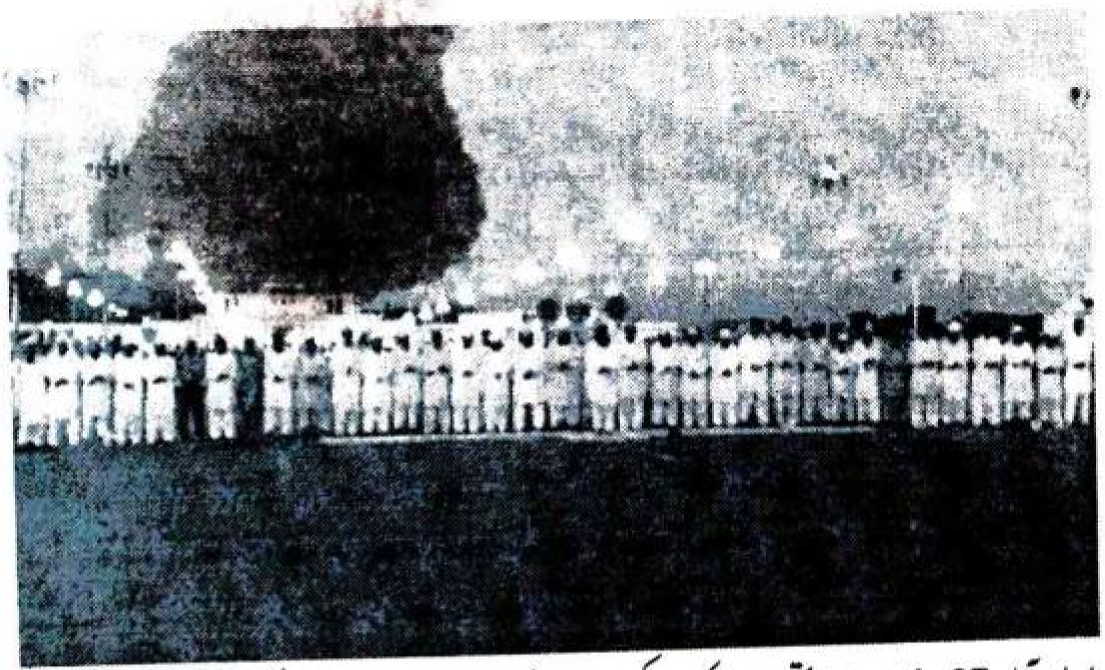

اسلام آباد: 27 رمضان / 19 ستمبر 09 کو امریکی مداخلت کے خاتمہ، ڈرون حملوں و خود کش دھماکوں کے خلاف اور 27 رمضان کو یوم پاکستان منانے کے سلسلہ میں کے گئے مظاہرہ کے بعد پارلیمنٹ کے سامنے نماز مغرب ادا کی جارہی ہے

گجرات: کوٹلہ ارب علی خان میں 16 نومبر 09 کو نکالی گئی ناموس رسالت ریلی سے امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری خطاب کر رہے ہیں، علماء مشائخ دینی و سیاسی رہنماؤں سمیت ہزاروں غلامان رسول شریک ہیں

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Gujrat Pakistan
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat
Registerd CPL 127
URL: ahlesunnat.info e-mail: Info@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

شہادت کربلا کانفرنس

وسالانہ **عرس** مبارک

10 محرم صبح 9 تا نماز ظہر

قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ
حضرت
قدس سرہ العزیز
پیر محمد اسلم قادری

زیر صدارت

پیشوائے اہل سنت
حضرت
مدظلہ العالی
پیر محمد افضل قادری

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ
نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

تلامذہ، مریدین، وعقیدتمندان قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں

تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔ خواتین بچے ساتھ نہ لائیں

الداعی الی الخیر:
محمد عثمان علی قادری ناظم جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 053-3521401-2، موبائل 0333-8403748 Email. Atasqadri@gmail.com 0300-9622887

اعلان: اسلامک ماڈل سکول و اسلامک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے، نیز جامعہ میں روزانہ آنے کی خواہش رکھنے والے طلبہ وطالبات کیلئے بسوں کی ضرورت ہے

شریعت کالج طالبات کے زیراہتمام نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

میلاد کانفرنس + تقسیم اسناد +

عالمی تنظیم اہلسنت خواتین کا سالانہ دینی اجتماع

مؤرخہ 21 فروری 2010ء بروز اتوار صبح 10 تا نماز ظہر

الحمد للہ اس سال 442 عدد عالمات، فاضلات، قاریات اور حافظات کو اسناد عطا کی جارہی ہیں۔
جبکہ مختصر کورسز اور شاخوں سے فراغت حاصل کرنیوالیوں کی تعداد علاوہ ہے جو کہ ہزاروں میں ہے

ان شاء اللہ خواتین اسلام کو شاندار لائحہ عمل دیا جائے گا۔ خواتین اسلام قافلہ در قافلہ شرکت کریں!

الداعیہ الی الخیر ر۔ک۔قادری پرنسپل شریعت کالج طالبات و مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنّت شعبہ خواتین ومعلمات وانتظامیہ
0305-4212784,85 053-3001401,2 053-3522290 www.ahlesunnat.info

پرنٹنگ: شبیر حسین ساہی: 0301-6244176

marfat.com